نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کھانا اور پینا

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا کھانا اور پینا، کھانے
پینے کا مسنون طریقہ اور کھانے پینے کے آداب

محمود نصار

مترجم
مولانا خالد محمود صاحب

نبی اکرم ﷺ کا
کھانا اور پینا

نبی اکرم ﷺ کا کھانا اور پینا

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا کھانا اور پینا، کھانے پینے کا
مسنون طریقہ اور کھانے پینے کے آداب

اُردو ترجمہ :
صفة طعام وشراب النبی ﷺ

مؤلف
محمود نصار

مترجم
مولانا خالد محمود صاحب
فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور

اریب پبلیکیشنز
1542، پٹودی ہاؤس، دریا گنج، نئی دہلی۔۲

نام کتاب	:	نبی اکرمؐ کا کھانا پینا
مؤلف	:	محمود نصار
مترجم	:	مولانا خالد محمود
ناشر	:	اریب پبلیکیشنز
صفحات	:	96
سن اشاعت	:	2012
قیمت	:	

NABI-E-AKRAM (S.W.) KHANA PEENA
Mahmood Nassar

ناشر

اریب پبلیکیشنز

1542، پٹودی ہاؤس، دریا گنج، نئی دہلی۔۲

فون: 23284740، 23282550، 43549461

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۱	مقدمہ	۱۱
۲	کھانا اور آداب نبوی ﷺ	۱۳
۳	ضیافت کے آداب	۱۵
۴	رسول کریم علیہ السلام کی خدمت میں کھانے کا ہدیہ	۱۸
۵	حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھوکے کو کھانا کھلانے کی ترغیب دینا	۱۹
۶	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دائیں ہاتھ سے کھانے کی ترغیب دینا	//
۷	حضور اقدس ﷺ کا اہل صفہ کو تھوڑے سے دودھ کے لیے دعوت دینا	//
۸	ایک پیالہ سے چالیس آدمیوں کا سیر ہو کر کھانا	۲۱
۹	اسراف کے بغیر ضیافت کی ترغیب	۲۳
۱۰	حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شادی کا ولیمہ	۲۴
۱۱	حضور علیہ السلام کا ولیمہ کی ترغیب دینا	//
۱۲	حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا دعوت قبول کرنے کی ترغیب دینا	۲۵
۱۳	دعوت ولیمہ کو قبول کرنے کی ترغیب	//
۱۴	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حسنؓ و حسینؓ کا عقیقہ کرنا	۲۸
۱۵	حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عقیقہ کی ترغیب دینا	//
۱۶	اہل میت کے لئے کھانا تیار کرنے کی ترغیب	//
۱۷	کھانے کے بارے میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے آداب	۲۹

۱۸	ناپاک ہو جانا	//
۱۹	ضرر رساں ہونا	//
۲۰	نشہ آور ہونا	۳۰
۲۱	کسی دوسرے کا حق اس سے متعلق ہو	//
۲۲	کوئی حرام جانور ہو	//
۲۳	حضور نبی محبوب صلی اللہ علیہ وسلم زمین پر چلنے والے ایک (عملی) قرآن تھے	۳۱
۲۴	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانے کا مبارک طریقہ	۳۵
۲۵	کھانے کے وقت شیطان کا آنا اور اسے مغلوب کرنے کا طریقہ	۳۷
۲۶	کھانے کے دوران حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آداب	۳۹
۲۷	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا انداز نشست	//
۲۸	حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا دسترخواں پر دوزانوں بیٹھنا	۴۰
۲۹	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اکڑوں بیٹھ کر کھانا	۴۱
۳۰	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دائیں جانب کھانے کو رکھنا	//
۳۱	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سالن کا ذکر	//
۳۲	رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کس چیز پر کھانا رکھ کر کھاتے تھے؟	۴۲
۳۳	حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیالہ سے کھانے کا انداز	//
۳۴	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیالہ کی شان	//
۳۵	آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے سامنے سے کھانا کھانے کا حکم دینا	۴۳
۳۶	حضور علیہ السلام کا کھانے کا انداز	//
۳۷	ایک لقمہ میں دو کھجوریں ملا کر کھانے کی ممانعت	۴۴
۳۸	حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی انگلیاں چاٹنا	//

۳۹	انگلیوں کا چاٹنا	۴۵
۴۰	برتن صاف کرنے کی ترغیب	۴۶
۴۱	مضر کھانے سے حفاظت کے لیے	//
۴۲	زمین سے پانی کا چشمہ پھوٹنا	۴۷
۴۳	کھانے میں میانہ روی اختیار کرنے کا حکم	//
۴۴	محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں میں کنکریوں کا تسبیح پڑھنا	۴۸
۴۵	نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کھانے کے بعد اللہ کا شکر ادا کرنا	۴۹
۴۶	کھانا تیار کرنے والے کو دعا دینا	//
۴۷	مسلمان، ایک آنت میں اور کافر سات آنتوں میں کھاتا پیتا ہے	۵۰
۴۸	حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا سیر ہونے کی دعا دینا	//
۴۹	نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا برتنوں کو ڈھانکنے کا حکم دینا	۵۱
۵۰	بیمار آدمی کو کھانے پر مجبور نہیں کرنا چاہیے	//
۵۱	رات کا کھانا نہ چھوڑو	//
۵۲	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانے میں برکت کا واقعہ	۵۲
۵۳	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دن میں دو مرتبہ روٹی اور گوشت شکم سیر ہو کر نہیں کھایا	۵۳
۵۴	رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی روٹی کا ذکر	۵۴
۵۵	روٹی کھانے کی ترغیب اور سالن کا انتظار نہ کرنے کا حکم	//
۵۶	کھانے کے بعد ہاتھ دھونے کا حکم	۵۵
۵۷	ثرید کی تمام کھانوں پر فضیلت	//
۵۸	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تر کھجوروں کے ساتھ ککڑی کھانا	۵۶

۵۹	رسول اللہ ﷺ کو دستی کا گوشت زیادہ مرغوب تھا	//
۶۰	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دستی کا گوشت پسند فرمانا	۵۷
۶۱	آپ ﷺ کا پشت کے گوشت کو پسند فرمانا	//
۶۲	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زیادہ شوربہ بنانے کی ترغیب دینا	۵۸
۶۳	آپ ﷺ کا ہڈی کو منہ کے قریب کرنے کا حکم، تاکہ اس پر لگا ہوا گوشت کھایا جاسکے	//
۶۴	چھری سے گوشت کاٹنے کی ممانعت	//
۶۵	زیادہ کھانے کی مذمت	۵۹
۶۶	حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھنا ہوا کھانا تناول فرمانا	//
۶۷	آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بکری کا گوشت کھانا	۶۰
۶۸	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا گوشت کو پسند فرمانا	۶۱
۶۹	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کدو کو پسند فرمانا	//
۷۰	آپ ﷺ کا کدو اور سوکھائے ہوئے گوشت کے ٹکڑے کھانا	۶۲
۷۱	حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کھجور اور دودھ کو پسند فرمانا	//
۷۲	آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سوکھائے ہوئے گوشت کے ٹکڑے کھانا	۶۳
۷۳	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حلوہ کھانا	//
۷۴	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کھجوروں کے خوشے سے کھانا	//
۷۵	حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پنیر کھانا	۶۴
۷۶	حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا خرگوش کا گوشت کھانا	//
۷۷	جب کھانے پینے کی چیز میں مکھی گر جائے تو اس کو ڈبو دینے کا حکم	۶۵
۷۸	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کون سا کھانا مرغوب تھا؟	//

۷۹	حضور علیہ السلام کا میٹھا اور شہد کو پسند فرمانا	۶۶
۸۰	نبی کریم علیہ السلام کو کون سا کھانا پسند تھا	۶۷
۸۱	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا لہسن کو ناپسند کرنا	//
۸۲	آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پیاز کھانا	۶۸
۸۳	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کھجور کھانا	//
۸۴	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سرخاب کا گوشت کھانا	//
۸۵	آپ ﷺ کا ٹڈی کھانا	۶۹
۸۶	رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا عنبر مچھلی کھانا	//
۸۷	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دو قسم کے کھانوں کو جمع کرنا	۷۰
۸۸	تر کھجور کے ساتھ ککڑی کھانا	//
۸۹	تر کھجور کے ساتھ تربوز کھانا	//
۹۰	مکھن اور کھجور ملا کر کھانا	۷۱
۹۱	نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پینے کیا انداز	//
۹۲	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کبھی کھڑے ہو کر اور کبھی بیٹھ کر پانی پینا	//
۹۳	آپ ﷺ کا مشکیزے سے پانی پینا	۷۲
۹۴	حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ٹھنڈا اور میٹھا مشروب پسند فرمانا	۷۳
۹۵	حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا میٹھا پانی نوش فرمانا	//
۹۶	حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ٹھنڈا پانی نوش فرمانا	۷۴
۹۷	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو سے بچا ہوا پانی پینا	//
۹۸	رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا آبِ زمزم پینا	۷۵
۹۹	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دودھ پینا	//

۱۰۰	کوئی چیز دینے میں دائیں جانب کا لحاظ رکھنا مستحب ہے	۷۶
۱۰۱	مختلف مواقع پر آپ ﷺ کا دودھ نوش فرمانا	//
۱۰۲	عرفہ کے دن	//
۱۰۳	ہجرت کے وقت	۷۷
۱۰۴	معراج کی رات	//
۱۰۵	دودھ پینے کے بعد آپ ﷺ کا کلی کرنا	//
۱۰۶	دودھ پینے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دعا پڑھنا	//
۱۰۷	آپ ﷺ کا شہد پینا	۷۸
۱۰۸	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا میٹھی چیز اور شہد کو پسند فرمانا	//
۱۰۹	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بھگوئی ہوئی کھجوروں کا شربت پینا	//
۱۱۰	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کشمش کا مشروب پینا	۷۹
۱۱۱	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نبیذ پینا	۸۰

﴿مقدمہ﴾

الحمد لله و كفى، وسلام على عباده الذين اصطفى و بعد: فان خير الهدى هَدْى محمّدٍ صلى الله عليه وسلم، وشرّ الامور محدثاتها، وكل محدثةٍ بدعة، وكلّ بدعة ضلالة، وكلّ ضلالة فى النّار.

و بعد: چونکہ ہر انسان صبح وشام کھانے پینے کے بارے میں فکر مند رہتا ہے اس لئے لازمی سی بات ہے کہ ایک جستجو رکھنے والا مسلمان اس امر کو معلوم کرنے میں دلچسپی لے گا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اس بارے میں کیا طور وطریق اور کیا اخلاق عالیہ تھے!

اس لئے کہ ایک مسلمان کی زندگی کو منظم اور باسلیقہ بنانے کے لئے کھانے پینے کے آداب جاننا نہایت ضروری اور اہم ہیں، اور اس کے لئے آدابِ نبوی کا جاننا ضروری ہے۔

اس موضوع پر لکھنے کا سبب یہ امر ہوا کہ مسلمان دو مختلف گروہوں میں تقسیم ہیں:

بعض وہ ہیں جو مال دار اور اسراف کرنے والے ہیں اور بعض ایسے نادار اور غریب ہیں کہ قوت لایموت کے بھی مالک نہیں ہیں پھر یہ اسراف اور فخر کا مرض معاشرہ میں چہار سو پھیلا ہوا ہے جس کا مظاہرہ پوری دنیا میں آسودہ حال مسلمانوں کے ہاں دیکھا جا سکتا ہے، اور ان میں ایسے لوگ بہت کم ہیں جو نادار لوگوں کو شفقت کی نظر سے دیکھتے ہوں اور ان کے ساتھ مہربانی کا سلوک کرتے ہوں۔ ہم نے اس موضوع کی تحقیق میں

احادیث مبارکہ کا انتخاب کیا ہے اور حدیث مبارک کی ان کتب تسعہ کو پیش نظر رکھا ہے جو علماء مسلمین کے نزدیک دین اسلام کے احکام کی معرفت کے سلسلہ میں کتاب اللہ کے بعد قبلہ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ ہم نے اس کتاب کا آغاز اس سلسلہ میں ایک جامع مضمون سے کیا ہے جس کو ابن القیمؒ نے ''زاد المعاد'' میں ذکر کیا ہے تا کہ کھانے کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آداب کا اجمالی نقشہ سامنے آ جائے۔ اس کے بعد ضیافت کے آداب کا تذکرہ ہے، جس میں تمام لوگوں کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیروی پر آمادہ کیا گیا ہے، پھر اس کے بعد کھانے سے پہلے اور کھانے کے دوران آدابِ نبویؐ کا ذکر کیا گیا ہے، اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانے اور پینے کی صفت بیان کی گئی ہے کہ حضورؐ کیا کھاتے اور پیتے تھے!

آخر میں اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ یہ کتاب، ہمارے کھانے پینے اور تمام عادات و اطوار کے سلسلہ میں راہِ مستقیم کی طرف رہنمائی کا ذریعہ ثابت ہو، کیوں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہیں، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا﴾ (الاحزاب: ۲۱)

لہٰذا اگر ہم اس سلسلہ میں کامیاب و بامراد ہوئے تو یہ محض اللہ کے فضل و کرم سے ہوگا اور اگر ایسا نہ ہوا تو یہ ہماری طرف سے اور شیطان کی طرف سے ہوگا۔ نیز اللہ تعالیٰ اس بھائی کی مغفرت فرمائے جو کتاب ہذا میں کوئی لغزش پا کر ہمیں اس سے باخبر کرے۔

وما توفیقنا الاّ باللّٰہ، علیہ توکلنا والیہ المصیر

مؤلف

محمود نَصَّار

کھانا اور آداب نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رسول کریم ﷺ اخلاق کریمانہ اور آداب عظیمہ کے جامع تھے، آپ ﷺ راہِ اعتدال میں ایک مدرسہ اور ہر کلمہ وحرکت میں ایک دستورِ حیات کی حیثیت رکھتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جو موجود ہوتا اس کو رد نہ فرماتے تھے اور جو مفقود ہوتا اس کے لئے تکلف نہیں فرماتے تھے، جو پاکیزہ چیز بھی آپ ﷺ کے سامنے پیش کی گئی اس کو تناول فرمالیا، اگر طبیعت کو ناگوار ہے تو اس کو حرام کئے بغیر ترک کر دیتے، آپ ﷺ نے کھانے میں کبھی عیب نہیں نکالا، پسند آتا تو کھالیتے وگرنہ نہ کھاتے، لیکن اس میں عیب نہ نکالتے، جیسا کہ ایک دفعہ آپ نے عادت نہ ہونے کی وجہ سے گوہ نہیں کھائی لیکن اس کو امت پر حرام نہیں فرمایا، بلکہ آپ ﷺ کی موجودگی میں آپ ﷺ کے دستر خوان پر گوہ کھائی گئی، آپ ﷺ نے شہد اور میٹھی اشیاء کھائی ہیں اور اس کو آپ ﷺ پسند بھی فرماتے تھے، آپ ﷺ نے اونٹ، بھیڑ، مرغ، سرخاب، گورخر، خرگوش کے گوشت اور بحر کا طعام تناول کیا ہے، اسی طرح آپ ﷺ نے بھنا ہوا گوشت اور تازہ اور خشک کھجوریں کھائی ہیں اور خالص دودھ اور پانی ملا ہوا دودھ نوش کیا ہے، آپ ﷺ نے ستو اور شہد پانی میں ملا کر بھی پیا ہے، آپ ﷺ نے کھجوروں کی نبیذ (مشروب) بھی پی ہے، آپ ﷺ نے حریرہ (ایک کھانا جو قیمہ اور آٹے سے تیار کیا جاتا ہے) اور ثرید بھی کھائی ہے، آپ ﷺ نے پگھلی ہوئی چربی سے بھی روٹی کھائی ہے، آپ ﷺ نے بھنا ہوا جگر اور سکھائے ہوئے گوشت کے پارچے بھی تناول فرمائے ہیں، آپ ﷺ نے پکے ہوئے کدو بھی کھائے ہیں اور اس کو آپ

صلی اللہ علیہ وسلم پسند بھی فرماتے تھے اور ابلا گوشت بھی کھایا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھی کے ساتھ بھی ثرید کھائی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پنیر بھی کھائی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زیتون کے ساتھ بھی روٹی کھائی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تازہ کھجوروں کے ساتھ تربوز کو بھی کھایا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکھن کے ساتھ کھجوریں کھائی ہیں اور اس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پسند فرماتے تھے، عمدہ کھانے کو رد بھی نہ فرماتے تھے اور نہ اس کے لئے تکلف فرماتے تھے، بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق یہ تھا کہ جو میسر آ جاتا وہ کھا لیتے، ایسے مواقع بھی آئے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو صبر کرنا پڑا، حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھوک کی وجہ سے پیٹ پر پتھر بھی باندھے ہیں، کئی کئی ماہ اسی حالت میں گزر جاتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں آگ نہ جلتی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑا کھانا وہ ہوتا جو زمین پر ایک دسترخواں پر رکھا جاتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں سے کھانا تناول فرماتے، جب فارغ ہوتے تو ان کو چاٹ لیتے، اور یہ (چاٹنا) سب سے بہترین لقمہ ہوتا، کیونکہ متکبر آدمی ایک انگلی سے کھایا کرتا ہے اور کھانے کا حریص پانچ انگلیوں سے کھاتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھاتے تھے۔ ٹیک لگانے کی تین صورتیں ہیں، ایک یہ ہے کہ پہلو کے بل بیٹھنا دوسرا چارزانو ہو کر بیٹھنا اور تیسری صورت یہ ہے کہ ایک ہاتھ پر ٹیک لگا کر دوسرے ہاتھ سے کھانا، یہ تینوں صورتیں مذموم ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھانے کی ابتداء میں بسم اللہ اور آخر میں الحمد للہ پڑھتے، اختتام پر یہ دعا پڑھتے تھے۔

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ، وَلَا مُوَدَّعٍ، وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا﴾

اور کبھی یہ دعا پڑھتے:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ، مَنَّ عَلَيْنَا فَهَدَانَا، وَاَطْعَمَنَا، وَاَسْقَانَا، وَكُلَّ بَلَاءٍ حَسَنٍ اَبْلَانَا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَ الطَّعَامَ وَسَقٰى مِنَ الشَّرَابِ، وَكَسٰى مِنَ الْعُرِيِّ، وَهَدٰى مِنَ الضَّلَالَةِ، وَبَصَرَ مِنَ الْعَمٰى، وَفَضَّلَ عَلٰى كَثِيْرٍ، مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ

الْعَالَمِيْنَ﴾

اور کبھی یہ پڑھتے:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَ وَسَقٰی وَسَوَّغَهٗ﴾

کھانا کھانے کے بعد اپنی انگلیوں کو چاٹ لیتے، ان لوگوں کے پاس رومال تو تھے نہیں کہ اس سے اپنے ہاتھوں کو صاف کرتے، اور کھانے کے بعد ہاتھوں کا دھونا ان کی عادت بھی نہیں تھی۔ آپ ﷺ اکثر و بیشتر بیٹھ کر ہی پانی پیتے، بلکہ آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر پینے سے منع فرمایا ہے، آپ ﷺ نے ایک بار کسی عذر کی بنا پر کھڑے ہو کر پانی پیا، جیسا کہ واقعہ کا سیاق و سباق اس کی نشاندہی کرتا ہے، آپ ﷺ چاہِ زمزم پر آئے اور لوگ اس سے آبِ زمزم نکال کر لوگوں کو پلا رہے تھے، چنانچہ آپ ﷺ نے ڈول لیا اور کھڑے ہو کر اسے پیا، لہٰذا بنا بر عذر اس کا جواز بیٹھ کر پینے سے مانع ہے، اس طرح احادیث الباب جمع ہو جاتے ہیں، واللہ اعلم۔

جب آپ ﷺ (کوئی مشروب) نوش کرتے تو اپنے دائیں جانب میں بیٹھے ہوئے شخص کو وہ پانی دیتے، خواہ آپ ﷺ کی بائیں جانب بیٹھا ہوا شخص اس سے (مرتبہ وغیرہ میں) بڑا ہو۔[1]

﴿ضیافت کے آداب﴾

کھانے کی دعوت اور حضور علیہ السلام کا مبارک طریقہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نیک لوگوں کی دعوت کرنے پر امت کو ابھارا ہے، اس لئے کہ یہ عمل باہمی قرب، مودت اور محبت کا سبب ہے۔ نیز آپ ﷺ نے اس بات پر زور دیا ہے کہ دعوت پرہیز گار لوگوں کی ہونی چاہئے، فاسقوں کی نہیں ہونی

---

[1] زاد المعاد فی سیرة خیر العباد ۱/۳۷، ۳۸ لابن القیم۔ (مطبع) المکتبة القیمة. [2] ابن ماجه (۱۷۴۷)، احمد (۱۳۸/۳)، البیهقی ۲۸۷/۷، شرح السنة (۲۸۳/۱۲)، مشکل الآثار ۲۹۸/۱.

چاہئے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ''تم اپنا کھانا نیک لوگوں کو کھلاؤ''۔ [1]

نیز حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسی کوتاہی پر امت کو متنبہ کیا ہے کہ جس میں اکثر لوگ مبتلا ہیں کہ دعوت کے موقع پر، خصوصاً ولیمہ کی دعوت کے موقع پر مالداروں کو تو بلایا جاتا ہے لیکن غریب نادار لوگوں کو نہیں بلایا جاتا۔ چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سب سے برا کھانا، ولیمہ کا وہ کھانا ہے جس کے لئے مالداروں کو تو دعوت دی جائے مگر غریب لوگوں کو نہ دی جائے۔'' [2]

صحیح مسلم میں یہ الفاظ ہیں: ''برا کھانا، ولیمہ کا وہ کھانا ہے جس کے لئے

---

[1] بہتر یہ ہے کہ ضیافت میں اپنے عزیز واقارب کا بھی خیال رکھے، کیونکہ ان کو دعوت نہ دینا قطع رحمی ہے، پھر ان اقارب میں ترتیب کا لحاظ رکھنا بھی بڑا اہم ہے، کیونکہ بعض کو ترجیح دینا اور بعض کو اہمیت نہ دینا دلوں میں کینہ و بغض کا سبب ہو سکتا ہے۔ پھر کھانے کا ایک ادب یہ ہے کہ جس کے متعلق پورا یقین ہو کہ وہ بالکل نہیں آئے گا اسے دعوت نہ دی جائے، نیز جو اس کی دعوت کو پسند نہ کرتا ہو اسے بھی نہ بلائے۔

[2] (۲) مسلم (۲/۱۰۵۴) ۱۶. کتاب النکاح. ۱۶. باب الامر باجابة الداعی الی الدعوة رقم ۱۰۷ (۱۴۳۲)، ابو داود (۳۷۴۲)، البخاری، کتاب النکاح (باب من ترک الدعوة فقد عصی اللّٰه و رسوله صلی اللّٰه علیه وسلم)

کھانا پیش کرنے کے آداب: (۱) کھانا جلدی پیش کرنا: قرآن کریم نے ابو الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قصہ بیان کرتے ہوئے مہمان نوازی کی ایک شاندار صورت ذکر کی ہے: ارشاد ہے: هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ'' (الذاریات: ۲۴) ابراہیم علیہ السلام کے مہمانوں کا اکرام کھانا جلدی پیش کرنے کی صورت میں کیا گیا تھا، یہ بات اس ارشاد الٰہی سے معلوم ہوتی ہے: فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ'' (ھود: ۶۹) نیز اس سے بھی معلوم ہوتی ہے: ''فَرَاغَ اِلٰى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ'' (الذاریات: ۲۶) پانچ چیزوں میں جلدی کرنا سنت ہے: حاتم الاصم فرماتے ہیں کہ جلد بازی، شیطان کی طرف سے ہے مگر پانچ موقع مستثنیٰ ہیں اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ کی سنت ہیں: ۱۔ کھانا کھلانا، ۲۔ میت کی تجہیز وتکفین، ۳۔ کنواری کی شادی کرنا، ۴۔ قرض کی ادائیگی، ۵۔ گناہ سے توبہ کرنا۔ ولیمہ جلدی کرنا مستحب ہے۔ علماء لکھتے ہیں کہ ولیمہ پہلے دن سنت، دوسرے دن نیکی کا کام اور تیسرے دن ریاکاری ہے۔ (احیاء العلوم ۲/۱۶، ۱۷)

مالداروں کو تو بلایا جائے اور مسکینوں کو نہ بلایا جائے، پس جو شخص دعوت پر نہ آئے اس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی ہے۔"[۱]

[۱] کھانوں میں ترتیب کا لحاظ رکھنا: علماء متقدمین کے خیال میں پہلے پھل وغیرہ پیش کرنے چاہئیں، جیسا کہ ابو حامد امام غزالی کا بھی یہی خیال ہے (احیاء علوم الدین)، اس کی دلیل یہ ہے کہ قرآن پاک سے پہلے پھل اور بعد میں گوشت کا ذکر آیا ہے، فرمایا: وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ" پھر فرمایا: "وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ" (الواقعة: ۲۰. ۲۱) پھر پھل وغیرہ کے بعد سب سے بہتر کھانا گوشت اور ثرید ہے جیسا کہ ارشاد نبوی ﷺ ہے: "عائشہؓ کی تمام عورتوں پر فضیلت ایسی ہے جیسے ثرید کو تمام کھانوں پر فضیلت و برتری حاصل ہے"۔ (متفق علیہ، البخاری، فضائل الصحابة، کتاب الاطعمة مسلم (۱۸۹۵۱۴)، الترمذی (۵/۶۶۴) اس کے بعد گوشت کو افضیلت حاصل ہے، اس لئے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھنا ہوا موٹا تازہ بچھڑا پیش کیا تھا، نیز سنن ابن ماجہ میں ہے کہ حضرت ابو الدرداءؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل دنیا اور اہل جنت کے کھانوں کا سردار کھانا، گوشت ہے" (ابن ماجہ ۲/۱۰۹۹) اس کی اسناد میں ابو مشجعہ اور مسلمہ بن عبداللہ ہیں، ابن حبان نے المجروحین (۱/۳۲۹) میں فرمایا ہے کہ یہ راوی موضوع روایات ذکر کرتے ہیں، دیکھئے: الموضوعات (۲/۳۰۲) میزان الاعتدال (۲/ترجمہ رقم: ۲۳۳۰۵) نیز بیہقی نے الایمان میں حضرت انسؓ سے روایت کی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بہترین سالن گوشت ہے اور وہ سالنوں کا سردار ہے (البیہقی فی الشعب ۲/۲۹۳)، اس روایت کی سند میں یزید بن ابان الرقاسی ابو عمر البصری ضعیف راوی ہے، التقریب ص/۳۸)

۳۔ عمدہ قسم کا کھانا پہلے پیش کرے تا کہ وہ اس کو بھرپور حاصل کر سکے، جبکہ متکبرین کی عادت اس کے برعکس ہے تا کہ زیادہ کھانے کا ذریعہ بنے،

۴۔ جب تک مہمان مکمل طور پر فارغ نہ ہو جائیں ان کے سامنے سے کھانا نہیں اٹھانا چاہئے، کیونکہ ممکن ہے کہ کسی کو کوئی چیز زیادہ مرغوب ہو یا کسی کو ابھی کھانے کی کچھ طلب ہو۔

۵۔ کھانا بکفایت پیش کرے، کیونکہ کھانا، کفایت سے کم پیش کرنا خلاف مروت ہے۔ اور کفایت سے زیادہ پیش کرنا ریاکاری اور تصنع کے سوا کچھ نہیں ہے (احیاء العلوم ۲/۱۷، ۱۸)

آداب رخصت: (۱) مہمان کے ہمراہ گھر کے دروازہ تک جائے، یہ طریقہ سنت ہے، نیز اس میں مہمان کا اکرام بھی ہے، ہمیں مہمان کے اکرام کا حکم دیا گیا ہے، ارشاد نبوی ﷺ ہے، جو شخص اللہ پر اور آخرت

رسول کریم علیہ السلام کی خدمت میں کھانے کا ہدیہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہؓ سے محبت کیا کرتے تھے اور تھوڑے سے کھانے کو بھی ان میں تقسیم فرما دیتے تھے، ابونعیمؒ، ابن السنی اور حاکمؒ نے حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ، سے روایت نقل کی ہے کہ ہند کے بادشاہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چند تحائف پیش کئے، جو چیزیں اس نے ہدیہ میں دیں ان میں ایک گھڑا تھا جس میں سونٹھ تھی تو آپ ﷺ نے ہر آدمی کو اس کا ایک ایک ٹکڑا کھلایا اور مجھے بھی ایک ٹکڑا کھلایا"۔[۱]

کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے اپنے مہمان کا اکرام کرنا چاہئے" (الترغیب والترھیب ۵۳۲/۱) (۲) مہمان بھی خوش دلی کے ساتھ واپس جائے، اگرچہ اس کے حق کی ادائیگی میں کوتاہی ہوگئی ہو، یہ چیز خوش اخلاقی اور تواضع میں سے ہے۔ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: "آدمی اپنے حسنِ اخلاق کی وجہ سے روزہ دار اور شب بیدار کا مقام حاصل کرلیتا ہے" (البخاری ومسلم) (۳) میزبان کی اجازت اور اس کی رضامندی سے رخصت ہو، نیز مدتِ قیام کے متعلق اپنے میزبان کے دل کی رعایت ملحوظ رکھے، لہٰذا جب کسی کا مہمان بنے تو تین دن سے زیادہ قیام نہ کرے، کیونکہ بسا اوقات میزبان اس سے اکتا جاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ضیافت تین دن تک ہے اس سے جو زیادہ ہو وہ صدقہ ہے" (البخاری و مسلم و الترمذی (۱۹۶۷) ۔لیکن اگر میزبان اس کو اصرار کرے اور وہ بھی خلوصِ دل سے تو اس صورت میں مہمان کے لئے قیام جائز ہے۔
مستحب ہے کہ میزبان کے پاس آنے والے مہمان کے لئے ایک الگ بستر موجود ہو۔ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا: "ایک بستر آدمی کے لئے اور ایک بستر عورت کے لئے اور ایک بستر مہمان کے لئے ہے اور چوتھا شیطان کے لئے ہے" (مسلم ۱۶۵۱/۳) کتاب اللباس والزینۃ، باب کراھۃ ما زاد علی الحاجۃ من الفراش و اللباس (ع ۲۰۸) عن جابر بن عبداللہ)

[۱] المستدرک للحاکم (ع/۱۳۵)، مجمع الزوائد (۳۵/۵)، الطب النبوی لابی نعیم ص ۳۲، المیزان (۳۵۴/۳)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھوکے کو کھانا کھلانے کی ترغیب دینا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھوکے شخص کو کھانا کھلانے اور بیمار کی بیمار پُرسی کرنے اور قیدی کو رہا کرنے کی ترغیب دیا کرتے تھے۔ چنانچہ صحیح بخاری میں حضرت ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا:

''بھوکے کو کھانا کھلاؤ، بیمار کی بیمار پرسی کرو، قیدی کو رہائی دلاؤ''[1]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دائیں ہاتھ سے کھانے کی ترغیب دینا

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ سے کھانا کھاتے اور دائیں ہاتھ سے پانی پیتے تھے اور اس کی دوسروں کو ترغیب بھی دیتے تھے۔ چنانچہ امام مسلم نے اپنی صحیح میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ''جب تم سے کوئی شخص (کھانا) کھائے تو اپنے دائیں ہاتھ سے کھائے اور جب پیئے تو دائیں ہاتھ سے پیئے، بے شک شیطان، بائیں ہاتھ سے کھاتا اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے''[2]

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اہل صفہ کو تھوڑ سے دودھ کے لئے دعوت دینا

امام بخاریؒ نے اپنی صحیح میں اور امام بیہقیؒ نے دلائل النبوۃ میں حضرت ابوھریرہؓ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت ابوھریرہؓ فرماتے ہیں: ''اس خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، میں بھوک کی وجہ سے اپنے جگر کو زمین کے ساتھ لگاتا تھا اور میں اس بھوک

---

[1] البخاری، کتاب الاطعمة رقم (۵۳۷۳) فتح (۴۲۷/۹)

[2] مسلم (۱۵۹۸/۳) کتاب الاشربة، باب آداب الطعام والشراب و احکامها رقم ۱۰۵ (۲۰۲۰)

کے بارے اپنے پیٹ پر پتھر باندھتا تھا، ایک دن میں کسی راہ گزر پر بیٹھ گیا تو میرے پاس سے حضرت ابوبکرؓ کا گزر ہوا میں نے ان سے کتاب اللہ کی آیات میں سے ایک آیت کے بارے میں پوچھا، میں نے ان سے صرف اس لئے پوچھا تا کہ وہ مجھے اپنے ساتھ لے جائیں مگر وہ گزر گئے اور انہوں نے ایسا نہیں کیا، پھر میرے پاس سے حضرت عمرؓ کا گزر ہوا، میں نے ان سے بھی کتاب اللہ کی آیات میں سے ایک آیت کے بارے مین پوچھا، میں نے ان سے (بھی) صرف اس لئے پوچھا تا کہ مجھے اپنے ہمراہ لے جائیں (اور کھانا کھلا دیں) مگر وہ (بھی) گزر گئے اور انہوں نے ایسا نہیں کیا، پھر ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کا میرے پاس سے گزر ہوا تو آپ ﷺ مجھے دیکھ کر مسکرائے اور میرے جی میں جو بات اور میرے چہرہ پر جو آثار تھے اس کو پہچان گئے، پھر فرمایا: ابو ہریرہؓ! میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! حاضر ہوں، فرمایا: میرے ساتھ چلو، اور خود چل دیئے چنانچہ میں آپ ﷺ کے پیچھے ہولیا، حضور ﷺ (گھر میں) داخل ہوئے، میں نے اندر آنے کی اجازت چاہی تو مجھے اجازت دی گئی، میں اندر گیا تو آپ ﷺ نے دودھ کا ایک پیالہ پایا، آپ ﷺ نے پوچھا: یہ دودھ کہاں سے آیا ہے؟ جواب ملا کہ فلاں شخص یا فلاں عورت نے آپ ﷺ کی خدمت میں ہدیہ کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا، ابو ہریرہؓ! میں نے عرض کیا، (جی حضور ﷺ!) میں حاضر ہوں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا، جاؤ! اہل صفہ کو میرے پاس بلا لاؤ، (ابو ہریرہؓ) کہتے ہیں کہ اہلِ صفہ، اسلام کے مہمان تھے، ان کے پاس نہ اہل تھے اور نہ مال تھے، جب حضور ﷺ کے پاس صدقہ آتا تو آپ ﷺ ان کو بھیج دیتے اور خود اس میں سے کچھ بھی نہیں لیتے تھے اور جب ہدیہ آتا تو ان کے پاس بھی بھیجتے اور خود بھی اس میں سے لیتے اور ان کو اس میں شریک کرتے، پس مجھے اس بات نے غمگین کیا، میں نے (دل میں) کہا کہ یہ تھوڑا سا دودھ بھلا اہل صفہ کو کیسے کافی ہوگا؟ میں اس کا زیادہ حقدار ہوں کہ اس دودھ میں سے ایک گھونٹ لوں اور اس کے ذریعہ قوت حاصل کروں اور جب وہ آئیں گے تو حضور ﷺ پھر مجھے حکم دیں گے تو میں ان کو دوں گا اور مجھے امید نہیں ہے کہ یہ دودھ مجھے بھی ملے گا،

(لیکن) اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے بغیر بھی کوئی چارہ نہ تھا اس لئے میں ان کو بلا لایا، چنانچہ وہ آئے اور انہوں نے اجازت چاہی تو ان کو اجازت دی گئی، (جب اندر آئے تو) سب گھر میں اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھ گئے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ''ابو ہریرہؓ! میں نے عرض کیا، حاضر ہوں، یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ پیالہ لو اور ان کو دینا شروع کرو، چنانچہ میں نے پیالہ پکڑا اور ایک آدمی کو دیا، اس نے وہ دودھ خوب سیر ہو کر پیا پھر اس نے پیالہ مجھے واپس دیا، میں نے وہ پیالہ دوسرے آدمی کو دیا اس نے بھی خوب سیر ہو کر پیا پھر اس نے وہ پیالہ مجھے واپس دیا، یہاں تک کہ میں (سب کو پلاتا ہوا) رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم تک پہنچا کہ سب لوگ سیراب ہو چکے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیالہ لے کر اپنے دستِ مبارک پر رکھا اور پھر میری طرف دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا، ابو ہریرہؓ! میں نے کہا: یا رسول اللہ! حاضر ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! باقی میں اور تم رہ گئے، میں نے کہا، یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بیٹھو! اور پیو، میں بیٹھ گیا اور میں نے پیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پیو، میں نے پھر پیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم برابر فرماتے جاتے کہ اور پیو، حتیٰ کہ میں نے کہا کہ اس ذات کی قسم ہے جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم برحق بنا کر بھیجا ہے اب میں اسکی گنجائش نہیں پاتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے دکھاؤ، میں نے وہ پیالہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیدیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بسم اللہ اور الحمد للہ کہہ کر وہ بچا ہوا دودھ نوش فرمایا''۔ [۱]

ایک پیالہ سے چالیس آدمیوں کا سیر ہو کر کھانا

ابن اسحاقؒ اور بیہقیؒ نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت

---

[۱] البخاری (۱۱/۲۸۶، ۲۸۷ فتح) کتاب الرقاق، باب کیف کان عیش، النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ و تخلیھم عن الدنیا رقم ۶۴۵۲، دلائل النبوۃ للبیھقی (۶/۱۰۱، ۱۰۲)

علی بن ابی طالبؓ نے فرمایا: ''جب یہ آیت کریمہ، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہوئی:
﴿وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ﴾ (الشعرا: ۲۱۴)
تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے علیؓ! ایک صاع غلہ کے عوض بکری کی ایک ٹانگ تیار کرو اور دودھ کا ایک بڑا پیالہ تیار کرو، پھر بنو عبدالمطلب کو جمع کرو، چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا، وہ سب جمع ہوئے اور وہ اس روز کم وبیش چالیس آدمی تھے، ان میں آپ ﷺ کے چچا، ابوطالب، حمزہ، عباس اور ابولھب بھی تھے۔ میں نے وہ پیالہ ان کے سامنے پیش کیا، حضور ﷺ نے ایک ٹکڑا لے کر اس کے اپنے دانتوں سے ٹکڑے کر کے اس برتن کے کناروں میں ڈال دیئے اور فرمایا: اللہ کا نام لے کر کھاؤ، سب لوگوں نے سیر ہو کر کھایا، ہم ان کی انگلیوں کے نشانات کو دیکھتے تھے، خدا کی قسم! ان میں سے ہر آدمی اس کے برابر کھاتا تھا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا، اے علیؓ! ان کو پلاؤ، چنانچہ میں وہ پیالہ لے آیا، سب لوگوں نے اسے بھی خوب سیر ہو کر پیا، خدا کی قسم! ہر آدمی اس کے برابر پی رہا تھا، جب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان سے بات کرنے کا ارادہ کیا تو ابولھب نے بات کرنے میں جلدی کی اور اس نے کہا: تمہارے اس صاحب نے تم پر جادو کیا ہے لہٰذا تم یہاں سے چلے جاؤ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے بات نہیں فرمائی۔ جب اگلا دن ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے علی! جیسے تم نے کل کھانے اور پینے کا سامان تیار کیا تھا (آج) پھر تیار کرو، چنانچہ میں نے کرلیا، پھر ان سب کو جمع کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ ایسا ہی برتاؤ کیا جیسے کل گزشتہ کیا تھا، سب نے خوب سیر ہو کر کھایا پیا، پھر رسول کریم علیہ السلام نے فرمایا: اے بنی عبدالمطلب! خدا کی قسم! میں عرب میں کسی ایسے جوان کو نہیں جانتا جو اپنی قوم کے پاس اس سے افضل چیز لایا ہو جو میں تمہارے پاس لایا ہوں، میں تمہارے پاس دنیا اور آخرت کی چیز لایا ہوں''۔ (اخرجه ابو نعيم) [1]

ابن سعدؒ نے حضرت علیؓ کی روایت ذکر کی ہے، حضرت علیؓ فرماتے ہیں: رسول

---

[1] الخصائص الكبرى للسيوطیؒ (۲۰۶/۱)، دیگر روایات مجمع الزوائد (۳۰۵/۸-۳۱۴) میں ہیں۔

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہؓ کو (کھانا تیار کرنے کا) حکم دیا، انہوں نے کھانا تیار کیا، پھر فرمایا: میرے لئے بنوعبدالمطلب کو بلا لاؤ، میں نے چالیس آدمیوں کو دعوت دی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کھانا لے آؤ، میں نے ان کے سامنے ثرید پیش کی۔ ہر آدمی اس کے برابر کھاتا تھا، سب نے کھانا کھایا یہاں تک وہ رک گئے، پھر فرمایا: ان کو پلاؤ، چنانچہ میں نے ان کو ایسے برتن سے پلایا جو ہر ایک کے لئے سیرابی کا باعث تھا۔ جب سب نے خوب شکم سیر ہو کر پی لیا تو ابولھب نے کہا: محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تم پر جادو کیا ہے، لہٰذا تم یہاں سے چلے جاؤ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دعوت نہیں دی، چند دن ہی گزرے ہوں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ ان کے لئے اسی طرح کھانا تیار کروایا، پھر مجھے حکم دیا تو میں نے ان کو جمع کیا، چنانچہ ان سب نے کھانا کھایا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے کام میں کون میری مدد کرے گا؟ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! میں کروں گا، اور میں ان سب سے زیادہ نوعمر تھا، لوگ خاموش رہے، پھر وہ کہنے لگے، ابوطالب! کیا تم اپنے بیٹے کو نہیں دیکھ رہے ہو؟ انہوں نے کہا: اس کو چھوڑ دو، یہ بھتیجا کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا''

(اخرج ابو نعیم مثله) [1]

اسراف کے بغیر ضیافت کی ترغیب

اس میں کوئی شک نہیں کہ دعوت اور مہمان نوازی، دلوں کو جوڑنے اور باہمی مودت و محبت کا ذریعہ ہے، اس سے قرابت داری کو تقویت ملتی ہے اور دلوں کے کینے اور بغض دور ہوتے ہیں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ نے فرمایا: ''مہمان کو کلفت میں نہ ڈالو ورنہ تمہارے دل میں اس کی نفرت پیدا ہوگی، اور جو مہمان سے بغض رکھے وہ حقیقت میں اللہ سے بغض رکھتا ہے اور جو اللہ سے بغض رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے بغض رکھتے ہیں'' [2]

---

[1] الخصائص الکبری للسیوطی (۱/۲۰٦)،

[2] ھامش الاحیاء (۲/۱۲)

اسلام نے قسم وغیرہ کے کفاروں میں کھانا کھلا دینے کی بھی گنجائش رکھی ہے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کفاروں اور درجات کے بارے میں، کھانا کھلانا، اور رات کے وقت نماز پڑھنا ہے جب لوگ سو رہے ہوں''[1]

بیہقیؒ، حاکمؒ اور ابونعیمؒ نے روایت جابرؓ نقل کی ہے۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں: کسی نے پوچھا! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! حج کی نیکی کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کھانا کھلانا اور خوش گفتاری۔''[2]

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شادی کا ولیمہ

صحیحین میں حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی شادی کا ولیمہ کھجوروں، گھی اور پنیر سے کیا''[3]

ایک روایت میں یہ ہے: ''حضور ﷺ نے اپنی کسی زوجہ مطہرہ کا ولیمہ دو مد جو سے کیا''[4] (اور ایک روایت میں اسی طرح ہے: ''حضور ﷺ نے حضرت صفیہؓ کا ولیمہ ستو اور کھجوروں سے کیا''[5]

حضور علیہ السلام کا ولیمہ کی ترغیب دینا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی کے ولیمہ پر امت کو ترغیب دی ہے۔ ولیمہ

---

[1] شرح السنة (۳٦/۴) مجمع الزوائد (۷/۷۸، ۱۷۹)

[2] البیهقی (۲٦۲/۵)، الحاکم (۳۸۳/۱) ابونعیم (۱۴٦/٦).

[3] رواه البخاری (۵۰۸۵) و مسلم (۱۳٦۵). النکاح.

[4] البخاری، النکاح رقم (۵۱۷۲) و مسلم

[5] رواه ابوداود (۳۷۴۴)

[6] البخاری (۱۳/۱) اس حدیث کی وجہ سے شافعیہ کے ہاں ولیمہ واجب ہے، ان میں بعض کے نزدیک مستحب ہے، کیونکہ یہ خوشی کے موقع کا کھانا ہے، لہٰذا دوسری دعوتوں کی طرح یہ واجب نہیں ہے، یہی اکثر علماء کا قول ہے۔

مسنون ہے، کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن بن عوف کو، جب انہوں نے شادی کی تھی، یہ فرمایا تھا "ولیمہ کرو خواہ ایک بکری سے ہو"۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا دعوت قبول کرنے کی ترغیب دینا

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا: جب تم سے کسی کو ولیمہ کی دعوت دی جائے تو اسے قبول کرے" ۱

بعض جگہ یہ الفاظ ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہ دعوت قبول کرو جب تمہیں اس کی دعوت دی جائے" ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ برا کھانا، ولیمہ کا وہ کھانا ہے جس کے لئے مالداروں کو تو بلایا جائے مگر غریبوں کو نہ بلایا جائے اور جو شخص دعوت قبول نہ کرے وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا نافرمان ہے" (۲،۳)

دعوت ولیمہ کو قبول کرنے کی ترغیب

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت ولیمہ کو قبول کرنے کی ترغیب دی ہے،

۱ متفق علیه

(۲،۳) البخاری، النکاح (۳۱/۷) باب حق اجابة الولیمة، مسلم (۱۰۵۲/۲)، النکاح. باب الآمر باجابة الداعی الی الدعوة، ابوداود (۳۰۶/۲) کتاب الاطعمة. باب ماجاء فی اجابة الدعوة، ابن ماجه (۶۱۶/۱). النکاح، باب اجابة الداعی الدارمی (۱۴۳/۲). النکاح باب اجابة الولیمة، مالک فی الموطأ (۵۴۶/۲) النکاح. باب ماجاء فی الولیمة ۔ ابن عبدالبرؒ کہتے ہیں: جب کوئی لہو ولعب نہ ہو تو اس کی قبولیت میں کوئی اختلاف نہیں جبکہ بعض شافعیہ کے ہاں فرض کفایہ ہے، کیونکہ یہ اکرام ہے۔

۳ رواہ احمد ۲۲/۲، بعض فقہاء نے اس باب میں وارد صحیح احادیث میں عموم امر سے قبولیتِ دعوت کے وجوب پر استدلال کیا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ مستحب ہے، واجب نہیں ہے، بعض کہتے ہیں کہ یہ صرف شادی کے ولیمہ کی دعوت قبول کرنی واجب ہے، دوسری دعوتیں واجب نہیں ہیں، بعض کے نزدیک شادی کی دعوت فرض کفایہ ہے، کیونکہ اصل مقصد نکاح اور زناکاری میں امتیاز کرنا ہوتا ہے۔ دیکھئے (فصّ الخواتم فیماقیل فی الولائم ابن طولون ص ۹۹)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کو شادی کے ولیمہ کی دعوت دی جائے تو اسے قبول کرے''۔[۱]

بعض جگہ یہ الفاظ ہیں: ''جس کو ولیمہ کی دعوت دی جائے وہ اس میں ضرور آئے''۔[۱]

جبکہ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''جو دعوت قبول نہ کرے اس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی ہے''۔[۲] اور ایک روایت میں یہ ہے: ''جب تم میں سے کسی کو ولیمہ کی دعوت دی جائے وہ اس میں ضرور حاضر ہو اور جو دعوت قبول نہ کرے اس نے اللہ اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی ہے''۔[۳]

---

[۱] تلخیص الحبیر ۱۹۴/۳

[۲] رواہ مسلم

[۳] رواہ البخاری و مسلم

[۴] رواہ ابو داؤد، ابن قدامہ کہتے ہیں: جسے تعیین کے ساتھ دعوت دی جائے اس کے لئے قبولیت دعوت واجب ہے مثلاً وہ کسی آدمی کو یا جماعت کو متعین کر کے دعوت دے، لیکن اگر سب لوگوں کو بلا تعیین اور بلا امتیاز دعوت دے، مثلاً یوں کہے: لوگو! تم ولیمہ کی دعوت قبول کرو، یا اس کا قاصد کہے کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ جس سے بھی تیری ملاقات ہو یا جس کو تم چاہو دعوت دے دو تو اس صورت میں اس دعوت کی قبولیت واجب نہیں ہے اور نہ مستحب ہے کیونکہ اس نے اپنی دعوت میں تعیین نہیں کی لہٰذا قبول کرنا بھی اس پر متعین نہیں ہوگا اور کسی کے قبول نہ کرنے سے اس کی دل شکنی بھی لازم نہیں آئیگی، البتہ ایسی دعوت کو قبول کر لینا جائز ہے کیونکہ دعوت کے عموم میں وہ شامل ہے (المغنی ۱۹۴/۱۰) اور ولیمہ ایک دن سے زیادہ کرنا بھی جائز ہے لہٰذا جب پہلے دن دعوت دی جائے تو قبولیت واجب ہے اور دوسرے دن قبولیت مستحب ہے اور تیسرے دن مستحب بھی نہیں ہے۔ امام احمد، فرماتے ہیں: پہلے دن واجب ہے، دوسرے دن اگر وہ چاہے تو ٹھیک لیکن تیسرے دن نہیں، یہی امام شافعیؒ کا مذہب ہے، کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ولیمہ پہلے دن حق ہے اور دوسرے دن نیکی ہے اور تیسرے دن ریاکاری اور شہرت پسندی ہے'' (ابوداؤد

(۲/۳۰۷) کتاب الاطعمة. باب فی کم تستحب الولیمة، ابن ماجة (۱/۶۱۷) النکاح باب اجابة الداعی. الدارمی (۲/۱۰۵) کتاب الاطعمة، باب فی الولیمة، احمد (۵/۲۸، ۳۷۱) ۔اگر مدعو (مہمان) کو پہلے سے یہ معلوم ہو کہ وہاں لہوولعب، گانا بجانا، اور رقص وسرور یا شراب وغیرہ کا دور چلے گا تو ایسی دعوت پر نہ جائے، کیونکہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: ''میری امت میں ایسے لوگ ہوں گے جو شراب، خنزیر، ریشم، گانے بجانے وغیرہ کو حلال سمجھیں گے، اللہ تعالیٰ ان کو زمین میں دھنسا دے گا اور بعضوں کو خنزیر اور بندر بنا دے گا''۔ اور اگر دعوت پر پہنچنے کے بعد کوئی ممنوع چیز دیکھے تو اگر دسترخواں پر شراب جیسی کوئی چیز ہو تو نہ بیٹھے کیونکہ فرمان الٰہی ہے ''فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ'' (الانعام: ٦٨) (البخاری و ابوداؤد (نیل الاوطار ۲/۹۲). الطبرانی (۳/۳۱۹)، السنن الکبری (۱۰/۲۲۱)، ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے دسترخواں پر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے جس پر شراب نوشی ہوتی ہے اور اس سے بھی منع فرمایا کہ کوئی شخص اپنے پیٹ کے بل لیٹ کر کھانا کھائے'' اور اگر گھر میں ہو تو اگر منع کرنے کی طاقت ہو تو ان کو منع کرے کیونکہ فرمان نبوی ﷺ ہے ''جو تم میں سے کوئی امر ممنوع دیکھے اسے اپنے ہاتھ سے باز کرے اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو دل سے، اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے''۔ (مسلم (۱/۶۹). الایمان، ابن حبان (۱/۵۴۱ الاحسان)، الترمذی، الفتن رقم (۲۱۷۲)، النسائی (۸/۱۱۱)، احمد (۳/۲۰) الطیالسی (۲۱۹٦) اور اگر منع کرنے کی قدرت نہ ہو تو پھر اگر پیشوا ہو تو وہاں سے نکل جائے اور نہ بیٹھے، کیونکہ وہاں بیٹھنے سے دین پر عیب لگے گا اور مسلمانوں کے لئے معصیت کا دروازہ کھلے گا، اور اگر پیشوا نہ ہو تو صبر کرے اور بیٹھا رہے اور کھالے، واپس نہ جائے اس لئے کہ دعوت کی قبولیت سنت ہے۔ (رد المختار علی الدر المختار ۵/۲۳۹)، القوانین الفقهية ص ۴۳٦، مغنی المحتاج (۳/۲۵۰)، المغنی (۱/۲۱۴۔۲۱٦). ولیمہ کی دعوت میں آنے اور کھانے کی اجازت ہے، جیسے فرمان نبوی ﷺ ہے: ''جب تم میں سے کسی کو دعوت دی جائے، پھر وہ قاصد کے ساتھ آجائے تو یہ اجازت ہے'' (ابو داود ۲/٦۳۹) الادب، باب فی الرجل یدعی ایکون ذلک اذنه، احمد (۲/۵۳۳)

ابوداؤد کی روایت میں یہ الفاظ ہیں ''دعوت قبول کرے خواہ شادی کی ہو یا غیر شادی کی'' ۔[۲]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حسنؓ و حسینؓ کا عقیقہ کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتویں دن حسنؓ و حسینؓ کا عقیقہ کیا اور ان کے نام رکھے اور حکم دیا کہ ان کے سروں سے تکلیف دہ چیز (بال) دور کردیے جائیں''۔[۱]

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عقیقہ کی ترغیب دینا

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر بچہ اپنے عقیقہ کے ساتھ مرہون (گروی رکھا ہوا) ہوتا ہے، ساتویں دن اس کی طرف سے (جانور) ذبح کیا جائے اور اس کے سر کے بال مونڈے جائیں''۔[۲]

ام کرز نے رسول کریم علیہ السلام سے عقیقہ کے متعلق دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ہے، اور اس میں کوئی حرج نہیں کہ وہ نر ہوں یا مادہ''۔[۳]

اہل میت کے لئے کھانا تیار کرنے کی ترغیب

جب حضرت جعفرؓ بن عبدالمطلب کی شہادت کی خبر آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جعفرؓ کے خاندان والوں کے لئے کھانا تیار کرو، (کیونکہ) ان کے پاس

[۱] رواہ الحاکم (۴/۲۳۷)، ابن حبان (۷/۳۵۵، ۳۵۲) (احسان)

[۲] رواہ الترمذی رقم (۱۵۲۲).

[۳] رواہ النسائی فی السنن (۷/۱۶۵)، الترمذی، رقم (۱۵۱٦)

[۴] الترمذی، رقم (۹۹۸)، الحاکم فی المستدرک (۱/۳۷۲،

ایسی خبر پہنچی ہے جس نے ان سب کو پریشان کر دیا ہے۔" [۱]

کھانے کے بارے میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے آداب

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کا اہتمام کرتے تھے کہ کھانا حلال ہو، کسی حرمت کا اس میں دخل نہ ہو۔ (۱) جیسے نجس وحرام ہونا، جیسا کہ خنزیر کا گوشت، بہتا ہوا خون وغیرہ۔ اس لئے کہ یہ حرام ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ لَّآ اَجِدُ فِیْ مَا اُوْحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا عَلٰی طَاعِمٍ یَّطْعَمُهٗۤ اِلَّآ اَنْ یَّكُوْنَ مَیْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِیْرٍ﴾ (الانعام: ۱۴۵)

"آپ کہہ دیجئے کہ جو کچھ احکام بذریعہ وحی میرے پاس آئے ہیں ان میں تو میں کوئی حرام غذا پاتا نہیں کسی کھانے والے کے لئے جو اس کو کھائے مگر یہ کہ وہ مردار ہو یا یہ کہ بہتا ہوا خون ہو یا خنزیر کا گوشت ہو۔"

۲۔ ناپاک ہو جانا:

جیسے گھی وغیرہ میں چوہا گر کر مر جائے، بخاری کی وہ روایت جو حضرت میمونہؓ سے مروی ہے اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اس چوہے کو اور اس کے اردگرد کے حصہ کو نکال کر پھینک دو اور (باقی) گھی کھالو"۔

۳۔ ضرر رساں ہونا:

جیسے زہر، مٹی، پتھر، کوئلہ اور تمباکو وغیرہ جو اس کے لئے مضر ثابت ہو۔ کیوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: "لا ضرر و لاضرار" یعنی نہ ضرر دے اور نہ

[۱] رواہ احمد فی مسندہ (۳۱۳/۱) ابن ماجہ فی الاحکام (۲۳۴۰، ۲۳۴۱)

ضرر دینے میں حد سے تجاوز کرے۔"[1]

۴۔نشہ آور ہونا:

جیسے شراب اور دوسری منشیات وغیرہ کیونکہ یہ چیزیں اس فرمانِ خداوندی کی وجہ سے حرام ہیں ارشاد ہے:

﴿إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ﴾ (المائدة:۹۰)

"شراب اور جوا اور بت وغیرہ اور قرعہ کے تیر یہ سب گندی باتیں شیطانی کام ہیں سوان سے بالکل الگ رہو۔"

۵۔کسی دوسرے کا حق اس سے متعلق ہو:

جیسے وہ چیز غصب کردہ یا چوری کی ہو، اس لئے یہ حرام ہے، ارشاد ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ" (النساء: ۲۹)

"اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق طور پر مت کھاؤ"

٦۔کوئی حرام جانور ہو:

اس کی دلیل یہ ارشاد ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ أُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيمَةُ الْأَنْعَامِ إِلَّا مَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ......﴾ (المائدہ: ۱)

نیز فرمان الٰہی ہے:

﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَنْ

تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ﴾ (المائدۃ: ۳)

''تم پر حرام کئے گئے ہیں مردار اور خون اور خنزیر کا گوشت اور جو جانور کہ غیر اللہ کے نامزد کردیا گیا ہو اور جو گلا گھٹنے سے مرجائے اور جو کسی ضرب سے مرجائے اور جو اونچے سے گر کر مرجائے اور جو کسی ٹکر سے مرجائے اور جس کو کوئی درندہ کھانے لگے لیکن جس کو ذبح کر ڈالو اور جو جانور پرستش گاہوں پر ذبح کیا جائے اور یہ کہ تقسیم کرو بذریعہ قرعہ کے تیروں کے، یہ سب گناہ ہیں''

۷۔ حضور نبی محبوب ﷺ زمین پر چلنے والے ایک (عملی) قرآن تھے:

آپ ﷺ حلال وحرام کے متعلق قرآنی احکامات کو نافذ کرنے والے تھے کہ کھانا پاکیزہ ہو یعنی حلال کمائی اور حلال مال سے حاصل کردہ ہو اور سنت کے مطابق ہو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ﴾

(النساء: ۲۹)

''یعنی اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق طور پر نہ کھاؤ''

نیز فرمانِ الٰہی ہے:

﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ﴾ (البقرۃ: ۱۷۲)

''اے ایمان والو! جو پاک چیزیں ہم نے تم کو مرحمت فرمائی ہیں ان میں سے کھاؤ اور حق تعالیٰ کی شکرگزاری کرو اگر تم خاص ان کے ساتھ غلامی کا تعلق رکھتے ہو''۔

۸۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھانا تناول کرنے سے پہلے وضو فرماتے یا

اپنے ہاتھوں کو دھو لیتے تھے اور آپ ﷺ نے اس کی ترغیب بھی دی ہے۔ چنانچہ ابوداؤد اور ترمذی میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت مذکور ہے کہ آپؓ فرماتے ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کھانے سے پہلے وضو کرنا اور کھانے کے بعد وضو کرنا، کھانے میں برکت کا باعث ہے۔''[۱]

نیز ابن ماجہ اور بیہقی میں روایت انسؓ موجود ہے، آپؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص یہ چاہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے گھر میں خیر کی کثرت کرے تو اسے کھانا سامنے آنے کے وقت بھی اور سامنے سے اٹھائے جانے کے وقت بھی وضو کر لینا چاہئے۔''[۲]

۹۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کھانا، زمین پر یا زمین پر بچھے ہوئے دسترخوان پر رکھا کرتے تھے، جیسا کہ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب کھانا لایا جاتا تو آپ ﷺ اس کو زمین پر رکھتے تھے'' (یعنی زمین پر رکھ کر کھاتے تھے)[۳] اس لئے کہ یہ طریقہ تواضع وانکساری کے زیادہ قریب ہے، آپ ﷺ میز کرسی یا طشتری میں رکھ کر نہیں کھاتے تھے، جیسا کہ حضرت انسؓ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی میز کرسی اور طشتری میں کھانا نہیں کھایا'' (رواہ البخاری) کسی نے پوچھا: پھر آپ حضرت کس چیز پر رکھ کر کھانا کھاتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: دسترخوان پر'' اس طریقہ سے تواضع اور عاجزی پیدا ہوتی ہے اور فخر و تکبر ختم ہوتا ہے۔

۱۰۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دسترخواں پر شروع ہی میں اچھی نشست کے ساتھ بیٹھتے تھے اور اسی طریقہ پر قائم رہتے تھے۔ آپ ﷺ کی نشست کا ایک طریقہ حدیث عبداللہ بن بشیر میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی تو کھانے کے لئے

---

[۱] رواہ الترمذی (۱۸۴۶)، ابوداود (۳۷۶۱)

[۲] رواہ البزار، "کشف الاستار" (۳/۳۲۱)

[۳] رواہ ابن ماجہ رقم (۳۲۶۰).

گھٹنوں کے بل بیٹھتے تھے اور اپنے قدموں کے بل بیٹھتے تھے اور کبھی دایاں پاؤں کھڑا کر کے بائیں پاؤں پر بیٹھتے تھے''۔[۱]

حضور علیہ السلام فرماتے تھے کہ میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا ہوں، میں تو ایک بندہ ہوں، میں ایسے کھاتا ہوں جیسے ایک بندہ کھاتا ہے اور ایسے بیٹھتا ہوں جیسے ایک بندہ بیٹھتا ہے''۔[۲] نیز مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانے کے لئے بیٹھتے تو بائیں گھٹنے پر بوجھ ڈالتے اور دایاں گھٹنا کھڑا کرتے، پھر فرماتے: ''میں تو ایک بندہ ہوں، میں ایسے کھاتا ہوں جیسے ایک بندہ کھاتا ہے اور ایسا کرتا ہوں جیسے ایک بندہ کرتا ہے''[۳]

۱۱۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کھانے میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر قوت حاصل ہونے کی نیت کرتے تھے، تاکہ کھانا کھا کر اللہ تعالیٰ کے مطیع و فرماں بردار ہوں، جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے، ہر آدمی کے لئے وہی کچھ ہے جس کی وہ نیت کرے......''[۴]

آپ ﷺ کا عزم، کھانا کم کھانے کا ہوتا تھا، اس لئے کہ شکم سیری سے بھی زیادہ کھانا، عبادت میں مانع ہوتا ہے اور نہ ہی عبادت کے لئے قوت کا باعث ہے، جیسا کہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کم کھانے کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا: ''کسی انسان نے کوئی برتن اپنے پیٹ سے زیادہ برا نہیں بھرا، انسان کو تو بس چند لقمے کافی ہیں جو اس کی کمر کو سیدھا کر دیں، اگر وہ ایسا نہ کرے تو پھر ایک تہائی حصہ اس کے کھانے کے لئے اور ایک تہائی حصہ اس کے پینے کے لئے اور ایک تہائی حصہ اس کے سانس کے لئے ہے۔''[۵]

حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا میں یہ مذکور ہے، نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم بلا

---

[۱] رواہ ابوداود رقم (۳۷۷۳) نحوہ.

[۲] رواہ البزار عن ابن عمر. کشف الاستار (۳/۳۳۱)

[۳] رواہ ابو داود والنسائی

[۴] رواہ البخاری، الایمان رقم (۵۴) فتح البخاری (۱/۱۶۴)

[۵] رواہ الترمذی (۲۳۸۰)، ابن ماجہ (۳۳۴۹)

ضرورت بھی بھوکے رہتے تھے، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اگر ہم شکم سیر ہونا چاہتے تو شکم سیر ہو سکتے تھے لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبر و ہمت کو اختیار کرتے تھے''۔[1]

۱۲۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ سامنے موجود ہوتا اس پر راضی اور خوش ہوتے آپ ﷺ نے کبھی کھانے میں عیب نہیں نکالا، اگر کھانا مرغوب ہوتا تو کھا لیتے اور اگر پسند نہ ہوتا تو نہ کھاتے، چنانچہ حضرت انس اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کسی کھانے والی چیز میں عیب نہیں نکالتے تھے اگر پسند آتا تو کھا لیتے ورنہ چھوڑ دیتے۔''[2]

۱۳۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی کوشش ہوتی تھی کہ کھانے میں ہاتھوں کی کثرت ہو خواہ بچوں کی شرکت ہو۔ چنانچہ حضور ﷺ بروایت انسؓ کی بناء پر اکیلے نہیں کھاتے تھے۔[3] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس ارشاد مبارک میں اس کی ترغیب بھی دی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے کھانے میں جمع ہوا کرو (یعنی مل کر کھاؤ) اس سے کھانے میں برکت ہوگی''۔[4]

۱۴۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب سے پہلے کھانا شروع فرماتے تاکہ برکت میں اضافہ ہو اور کھانے کے شروع میں اللہ کا ذکر کرتے تھے اور اپنے اصحاب اور متبعین کو تعلیم دیتے تھے کہ ہم افضل کو مقدم کریں، بسم اللہ پڑھتے تاکہ شیطان کو دور کریں اور کھانے کے سلسلہ میں اسلام کی تعلیمات کی اتباع ہو، جیسا کہ حضرت حذیفہؓ کی روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ جب ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانے میں حاضر ہوتے تو جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھانا شروع نہ فرماتے ہم اپنے ہاتھ کھانے

---

[1] رواه البیهقی فی شعب الایمان رقم ۵۶۳۰ (۲۶/۵)

[2] رواه البخاری (۵۴۰۹) و مسلم (۲۰۶۴)

[3] رواه الخرائطی بسند ضعیف.

[4] ابن ماجه، کتاب الاطعمه رقم (۳۲۸۶)

میں نہیں رکھتے تھے، آپ ﷺ اپنا دست مبارک رکھتے تو پھر ہم بھی رکھتے۔ ایک مرتبہ ہم لوگ حضور ﷺ کے ساتھ ایک کھانے میں شریک تھے کہ ایک بچی اس طرح آئی جیسے اس کو دھکیلا جا رہا ہو، وہ کھانے میں اپنا ہاتھ رکھنے ہی لگی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا، پھر ایک دیہاتی آیا گویا وہ دھکیلا جا رہا ہو، اس کا ہاتھ بھی آپ ﷺ نے پکڑ لیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''شیطان، اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کروا کے یہ کھانا (اپنے لئے) حلال کرنا چاہتا تھا چنانچہ وہ اس بچی کو بھی اس لئے لایا تاکہ اس کے ذریعہ کھانا حلال کرے مگر میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا، پھر وہ اس دیہاتی کو لایا تاکہ اس کے ذریعہ کھانا حلال کرے مگر میں نے اس کا ہاتھ بھی پکڑ لیا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، کہ اس کا ہاتھ ان دونوں کے ہاتھوں کے ساتھ ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اللہ کا ذکر کیا اور کھانا کھایا۔''[۱]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانے کا مبارک طریقہ

۱۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھانے کے شروع میں اللہ کا نام ذکر کرتے اور آخر میں اللہ تعالیٰ کی حمد وتعریف کرتے تھے، چنانچہ آنحضور ﷺ کے ایک خادم روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ جب کھانا آپ ﷺ کے سامنے پیش کیا جاتا تو میں آپ ﷺ کو ''بسم اللہ'' پڑھتے ہوئے سنتا تھا اور جب آپ ﷺ کھانے سے فارغ ہوجاتے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

﴿اَللّٰھُمَّ اَطْعَمْتَ وَسَقَیْتَ، وَاَغْنَیْتَ وَاَقْنَیْتَ، وَھَدَیْتَ، وَاجْتَبَیْتَ، فَلَکَ الْحَمْدُ عَلٰی مَا اَعْطَیْتَ﴾[۲]

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب دسترخوان اٹھالیا جاتا تو حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم یہ پڑھتے:

---

[۱] رواہ مسلم رقم (۲۰۱۷) کتاب الاشربہ (۱۲)

[۲] رواہ النسائی، و احمد فی سندہ (۴۲۱۴‏۳۳)

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حمدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا كَافِيْهِ، غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ، ولا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا﴾ [۱]

۲۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس کو بھی دیکھتے یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جو بچے بھی حاضر ہوتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو کھانے کے آداب سکھاتے تھے۔ چنانچہ عمرو بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: ''اے لڑکے! اللہ تعالیٰ کا نام لو، اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ'' [۲]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہؓ کو کھانے کے شروع میں بسم اللہ پڑھنے کی تعلیم دیتے تھے مگر اس میں سختی نہیں فرماتے تھے، چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھانے لگے تو اسے چاہئے کہ اس کے شروع میں اللہ تعالیٰ کا نام ذکر کرے، اگر کھانے کے شروع میں اللہ تعالیٰ کا نام لینا بھول جائے تو یہ کہے: ''بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَ آخِرَهٗ'' [۳]

۳۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ سے کھاتے تھے اور ہر چیز میں دائیں ہاتھ کو استعمال کرنا پسند فرماتے تھے، یعنی کھانے، پینے اور کپڑا پہننے میں۔ [۴]

جو شخص برے طریقہ سے کھانا کھاتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو ادب و آداب سکھاتے، چنانچہ عمرو بن ابی سلمہؓ کو رسول کریم علیہ السلام نے اس طرح حکم دیا: ''اے لڑکے! اللہ کا نام لو، دائیں ہاتھ سے کھاؤ، اور اپنے سامنے سے کھاؤ'' [۵]

حضرت سلمۃ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں بائیں ہاتھ سے کھا رہا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا:

---

۱ رواه البخاری رقم (۵۴۵۸)، و فتح (۹/۴۹۳)

۲ متفق علیه

۳ رواه الترمذی رقم (۱۸۵۸)، الاطعمه، و ابو داؤد رقم (۳۷۶۷)

۴ رواه البخاری (۵۳۸۰) و فتح (۹/۸۳۶)

۵ البخاری رقم (۵۳۷۶) الاطعمه، و فتح (۹/۴۳) و مسلم رقم (۲۰۲۲) الاشربة.

"دائیں ہاتھ سے کھاؤ، اس نے کہا: میں اس کی طاقت نہیں رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اس کی طاقت نہ رکھے، اس کو تکبر نے ہی اس سے روکا تھا، چنانچہ وہ اپنا ہاتھ اپنے منہ تک نہ اٹھا سکا"۔[۱]

۴۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھائے تو اسے چاہئے کہ اپنے دائیں ہاتھ سے کھائے اور جب پیئے تو اسے چاہئے کہ اپنے دائیں ہاتھ سے پیئے، کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔"[۲]

کھانے کے وقت شیطان کا آنا اور اسے مغلوب کرنے کا طریقہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم، مسلمانوں کو اس بات کی بھی ترغیب دیا کرتے تھے کہ وہ شیطان مردود سے پناہ پکڑا کریں اور اسے اپنے ساتھ کھانے میں شریک ہونے کا موقع نہ دیا کریں خواہ کھانے کا ایک لقمہ ہی کیوں نہ ہو۔

۱۔ صحیح مسلم میں حضرت جابرؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: "شیطان ہر موقع پر آجایا کرتا ہے حتیٰ کہ وہ کھانے کے وقت بھی آجاتا ہے، لہٰذا جب تم میں سے کسی کا لقمہ (کھانے کے دوران) گر جائے تو اس کو چاہئے کہ اس پر جو گندگی وغیرہ لگی ہو اسے صاف کر کے اس لقمہ کو کھالے، شیطان کے لئے نہ چھوڑے، اور جب کھانے سے فارغ ہو تو اپنی انگلیاں چاٹ لے، کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ کھانے کے کس حصہ میں برکت ہے"۔[۳]

۲۔ حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھالیتے تو اپنی تین انگلیوں کو چاٹ لیتے اور فرمایا: "جب کسی کا لقمہ گر جائے تو اس پر جو گندگی

[۱] مسلم رقم (۲۰۲۱)، الاشربۃ، و احمد (۴/۴۶)

[۲] رواہ مسلم، الاشربۃ رقم ۱۰۵ (۲۰۲۰) و احمد (۲/۸)

[۳] مسلم (۳/۱۶۰۷)، الاشربہ، باب استحباب لعق الاصابع والقصعۃ، رقم ۱۳۵. (......)، ۱۳۶. (۲۰۳۴)، ۱۳۷. (۲۰۳۵).

لگی ہو اس کو صاف کر کے اس لقمہ کو کھالے اور اس کو شیطان کے لئے نہ چھوڑے، آپ ﷺ نے ہمیں برتن خوب صاف کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: "کیوں کہ تم نہیں جانتے ہو کہ تمہارے کھانے کے کس حصہ میں برکت ہے۔"[1]

اگر کوئی شخص اس گرے ہوئے لقمہ کو نہ اٹھائے جو خشک زمین پر گر گیا تھا اور اس نے گندگی کو صاف نہیں کیا تو گویا اس نے شیطان کے مقصد کو پورا کیا اور معصیت پر اس کی مدد کی ہے۔ اس لئے حضرت ابو ہریرہؓ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھالے تو اسے اپنی انگلیاں چاٹ لینی چاہئیں کیونکہ اسے نہیں معلوم کہ کھانے کے کس حصہ میں برکت موجود ہے۔"[2]

۳۔ حضور ﷺ اپنے کھانے کے دوران باتیں بھی کیا کرتے تھے۔ چنانچہ امام مسلمؒ نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے یہ روایت نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والوں سے سالن کا پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ ہمارے پاس تو صرف سرکہ ہے، آپ ﷺ نے وہ سرکہ منگوایا اور اسے کھانے لگے اور یہ فرماتے جارہے تھے: "سرکہ کیا خوب سالن ہے، سرکہ کیا خوب سالن ہے" یہ بات صحیح روایت سے ثابت ہے کہ آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام دستر خواں پر کھانا تناول کرتے ہوئے اپنے صحابہؓ سے گفتگو بھی کیا کرتے تھے، بلکہ آپ ﷺ نے کھانے کے موقع پر گفتگو کا حکم دیا ہے۔

امام طبرانیؒ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اپنے کھانے میں اللہ کے ذکر اور نماز کی

---

[1] [2] ایضاً۔

[3] الحدیث ضعیف، اخرجه ابن السنی فی عمل الیوم و اللیلة رقم (۴۸۲)، مجمع الزوائد (۳۰/۵)، الاطعمة، باب الذکر والصلاة بعد الطعام، والضعفاء الکبیر (۱۵۶/۱)، الموضوعات (۹۶/۳)، لابن الجوزیؒ، الکامل لابن عدی (۴۹۳/۲)، المجروحین لابن حبان (۱۹۹/۱)

کثرت کیا کرو، اور اس سے غافل نہ ہو ورنہ تمہارے دل سخت ہو جائیں گے۔''[۳]

کھانے کے دوران حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آداب

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایسے دستر خوان پر بیٹھنے سے منع فرماتے تھے، جس پر شراب رکھی گئی ہو۔ ابو حفص نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت ذکر کی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ ایسے دستر خواں پر نہ بیٹھے جس پر شراب کا دور چلتا ہو۔''[۱]

یہ اسلامی آداب ہیں، اسلام ہمیں اس بات کی تعلیم دیتا ہے کہ ہم کھانے کے موقع پر (بھی) غیر شرعی امور سے اجتناب کریں، دستر خواں پر کوئی ایسی چیز نہیں ہونی چاہئے جو غضب خداوندی کا سبب بن سکتی ہو، کھانا جب حلال قسم کا ہوگا تو وہ یقینی طور پر حلال اور جائز ہوگا لیکن اگر کھانے میں شراب شامل ہو تو وہ ناجائز ہے، بلکہ ایک مسلمان کے لئے یہ امر حرام ہے کہ وہ اپنے دستر خواں پر شراب کو رکھے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا انداز نشست

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا ہوں۔''[۲]

امام بخاریؒ نے ابو جحیفہ سے روایت نقل کی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے ایک آدمی سے فرمایا:

---

[۱] اخرجه الترمذی (۱۰/۲۴۲ عارضة الأحوذی) کتاب الادب، باب ماجاء فی دخول الحمام، الدارمی (۲/۱۵۳) الاشربة، باب النهی عن القعود علی مائدة یدار علیها الخمر رقم (۲۰۹۲)، صحیح الجامع (۵/۳۴۸)

[۲]، [۳] اخرجه البخاری، الاطعمة، باب الاکل متکئًا رقمی ۵۳۹۸، ۵۳۹۹، ابوداود (۴/۱۴۱) الاطعمة، باب ماجاء فی الاکل متکئًا رقم (۳۷۶۹)، الترمذی (۴/۲۴۰)، الاطعمة، باب ما جاء فی کراهیة الاکل متکئًا رقم (۱۸۳۰)، ابن ماجه (۲/۱۰۸۶)، الاطعمة، باب الاکل متکئًا رقم (۳۲۶۲)، النسائی فی الکبری، الولیمة، احمد (۴/۳۰۸)، البغوی فی شرح السنة رقم (۲۸۳۸)، ابو یعلی فی مسنده (۸۸۴)،

"میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا ہوں"[۳] ٹیک لگانے کی صورت یہ ہے کہ کوئی شخص بستر پر متمکن ہو کر ٹھیک طرح سے بیٹھے اور عوام کے نزدیک اس کی صورت یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے کسی پہلو کی طرف مائل (جھک کر) ہو کر بیٹھ جائے"[۱]

جو حضرات اس بات کے قائل ہیں کہ یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات میں سے تھی جیسا کہ ابو العباس بن القاضی اس کے قائل ہیں تو ہم اس سے متفق نہیں ہیں بلکہ جس بات کے حافظ عینیؒ اور دیگر شارحین بخاری قائل ہیں کہ ظاہر یہی ہے کہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت نہیں ہے ہم اس کے قائل ہیں[۲] طبرانیؒ نے الاوسط میں حدیث ابی الدرداءؓ نقل کی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم ٹیک لگا کر کھانا نہ کھاؤ"۔[۳]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا دسترخواں پر دو زانوں بیٹھنا

حضرت عبداللہ بن بسرؓ فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بڑا پیالہ تھا جس کو "الغراء" کہا جاتا تھا، جسے چار آدمی مل کر اٹھاتے تھے، جب چاشت کا وقت ہوتا یا لوگ چاشت کی نماز پڑھ لیتے تو وہ پیالہ لایا جاتا یعنی اس میں ثرید بنی ہوتی، پھر لوگ اس پر جمع ہو جاتے، جب لوگوں کی کثرت ہو جاتی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو زانو ہو جاتے، ایک دیہاتی نے کہا: یہ بیٹھنے کا کیا طریقہ ہے؟ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بے شک اللہ نے مجھے شریف بندہ بنایا ہے۔ سرکش ضدی نہیں بنایا، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "پیالہ کے اردگرد سے کھاؤ، اس کے درمیان کے حصہ کو چھوڑ

الطبرانی فی المعجم الکبیر رقم (۲۵۴)، (۳۵۰/۲۲)، البیهقی فی السنن الکبری (۲۴۹/۷)، الحمیدی رقم (۸۹۱)، الطیالسی رقم (۱۰۴۷)، الشمائل لابی عیسی الترمذی (ص۱۱۸، ۱۱۹)،

[۱] مجمع بحارا لانوار (۲٦۷/۱)، [۲] عمدة القاری (۴۴/۲۱) [۳] قال العینی / اسناده ثقات.

/ رواه ابوداود ص ۳۴۸/۳، ۳۴۹)، الاطعمة، باب ماجاء فی الاکل من اعلی الصفحة، و ابن ماجه (۱۰۸٦/۲)، الاطعمة باب الاکل متکئاً، مصباح الزجاجة (۷۲/۳، ۷۳)

دو، اس طرح اس میں برکت ہوگی۔"[۴]

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اکڑوں بیٹھ کر کھانا

حضرت مصعب بن سلیمؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انسؓ کو فرماتے ہوئے سنا، انہوں نے فرمایا: "مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (کسی کام پر) بھیجا، جب میں واپس آیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اکڑوں بیٹھے کھجوریں کھاتے پایا"۔[۱]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دائیں جانب کھانے کو رکھنا

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھانے کو دائیں طرف رکھتے تھے تا کہ وہ قریب الحصول ہو: حاکم نے المستدرک میں روایت حفصہؓ نقل کی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دائیں ہاتھ کھانے، پینے اور کپڑا پہننے میں استعمال فرماتے تھے اور بائیں ہاتھ اس کے علاوہ کاموں کے لئے استعمال فرماتے تھے۔"[۲] (**هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه**)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سالن کا ذکر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اصلی سرکہ کو پسند فرماتے تھے اور اس میں مرغ کا گوشت ڈالتے تھے، چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

[۱] رواه ابوداد (۳۴۸/۳)، و احمد (۲۰۳/۳)، والدارمی (۱۰۴/۲)، والبيهقي (۲۸۳/۷)

[۲] الحاكم في المستدرك (۱۰۹/۴) كتاب الاطعمة.

[۳] مسلم (۱۶۲۲/۳)، الاشربة، باب فضيلة الخل والتأدم به رقم ۱۶۴. (۲۰۵۱)، الترمذی (۲۴۵/۴)، الاطعمة، باب ماجاء في الخل، و ابن ماجه (۱۱۰۲/۲)، الاطعمة، باب الاسلام بالخل، ام سعد کہتی ہیں کہ میری موجودگی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہؓ کے پاس آئے اور پوچھا، کیا کوئی غذا ہے؟ انہوں نے کہا: ہمارے پاس روٹی، کھجور اور سرکہ ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا، سرکہ بہت اچھا سالن ہے، اے اللہ! سرکہ میں برکت عطا فرما کیونکہ یہ مجھ سے پہلے انبیاء کا سالن ہے۔ اور وہ گھر محتاج نہیں جس میں یہ سرکہ ہو" (ابوداود (۱۶۹/۴))

وسلم نے فرمایا: ''سرکہ کیا ہی اچھا سالن ہے۔'' ۳

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کس چیز پر کھانا رکھ کر کھاتے تھے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معمولی سے برتن میں کھانا کھاتے تھے۔

بخاریؒ، نسائی، ابن ماجہؒ اور ترمذیؒ نے حضرت انسؓ سے روایت نقل کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی میز کرسی پر یا کسی طشتری میں کھانا نہیں کھایا اور نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے چپاتی بنائی گئی، (راوی) کہتے ہیں کہ میں نے قتادہ سے پوچھا: (قتادہ، جو حضرت انسؓ سے روایت کرنے والے ہیں اور پوچھنے والے یونس ہیں) پھر وہ لوگ کس چیز پر کھانا رکھ کر کھاتے تھے، انہوں نے بتایا کہ اس دسترخواں پر''۱

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیالہ سے کھانے کا انداز

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیالہ کے کناروں سے کھاتے تھے، اس کے درمیان سے نہیں کھاتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حکم بھی دیا ہے، چنانچہ حضرت عبداللہ بن بسرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پیالہ لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کے اردگرد سے کھاؤ اور اس کے درمیان والے حصہ کو چھوڑ دو، اس سے برکت ہوگی''۔۲

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیالہ کی شان

الاطعمة، باب فی الخل، الدارمی (۲/۱۰۱)، ابو نعیم فی الحلیة (۱۰/۳۰)، الترمذی فی الشمائل ص ۱۳۱.

۱ البخاری. الاطعمة باب: الخبز المرقق والاكل على التفرة، النسائی فی السنن الکبری، کتاب الرقائق و الولیمة، الترمذی (۴/۲۲۰)، الاطعمة، باب ماجاء علام کان یا کل رسول اللّٰه صلى اللّٰه علیه وسلم، الترمذی فی الشمائل ص۱۴۸)

۲ ابو داود، الاطعمة، باب ۱۸. ابن ماجه (۲/۱۰۹۰)، الاطعمة، باب النهی عن الاکل من ذروه الثرید، الی کم (۴/۱۱۶) اشرح السنة (۱۱/۳۱۳).

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان بہت زیادہ ہوتے تھے، اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیالہ بھی بڑا تھا جس میں زیادہ کھانا ہوتا تھا، ابوالشیخ اصبہانی ؒ نے حضرت عبداللہ بن بسرؓ سے روایت نقل کی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بڑا پیالہ تھا جس کو "الغراء" کہا جاتا تھا، اسے چار آدمی مل کر اٹھاتے تھے" ایک روایت میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بڑا پیالہ تھا جس کے چار کڑے تھے" ۔[۱]

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے سامنے سے کھانا کھانے کا حکم دینا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی اپنے سامنے سے کھانا کھاتے تھے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دیتے تھے، چنانچہ صحیح مسلم میں عمرو بن ابی سلمہؓ کی روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیر آغوش تھا، میرا ہاتھ، برتن میں ادھر ادھر گھوم رہا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: "اے لڑکے! اللہ کا نام لو، اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ" ۔[۲]

حضور علیہ السلام کا کھانے کا انداز

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں سے کھانا کھاتے تھے، چنانچہ صحیح مسلم میں روایت ابن کعب بن مالک مذکور ہے، ان کے والد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں سے کھانا تناول فرماتے تھے اور ان کو پونچھنے سے پہلے اپنے ہاتھ کو چاٹ لیتے تھے۔"[۳]

---

۱ اخرجه ابوالشيخ الاصبهاني في اخلاق النبي صلى الله عليه هوسلم ص ۱۹۹ ۔

۲ مسلم (۱۵۹۹/۳)۔ الاشربة باب آداب الطعام والشراب رقم ۱۰۸ (۲۰۲۲)، و ابن ماجه (۱۰۸۹/۲)۔ الاطعمة۔ باب الاكل مما يليه رقم (۳۲۷۳)

۳ مسلم (۱۶۰۵/۳) الاشربة باب استحباب لعق الاصابع والقصعة الترمذي في الشمائل (۱۳۳)۔ باب ماجاء في صفة اكل رسول الله صلى الله عليه وسلم، احمد (۴۵۴/۳)، الطبراني (۱۸/رقم ۱۸۲، ۱۸۷، ۱۸۸)

امام مسلمؒ نے حضرت انسؓ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام جب کھانا کھالیتے تو اپنی تین انگلیوں کو چاٹ لیتے۔"[1]

ایک لقمہ میں دو کھجوریں ملا کر کھانے کی ممانعت

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو کھجوریں اکٹھی نہیں کھاتے تھے:

صحیح مسلم میں جبلہ بن سحیمؒ کی روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: "ابن الزبیرؓ ہمیں کھجوریں دیتے تھے، وہ فرماتے ہیں کہ ان دنوں لوگ مشقت سے دو چار تھے، ہم کھا رہے تھے کہ ابن عمرؓ کا ہمارے پاس سے گزر ہوا، انہوں نے فرمایا کہ ملا کر نہ کھاؤ، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح ملا کر کھانے سے (یعنی دو کھجوریں اکٹھی کھانے سے) منع فرمایا ہے الا یہ کہ کوئی آدمی اپنے بھائی سے اجازت لے لے۔"[2]

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی انگلیاں چاٹنا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلیاں چاٹتے تھے تا کہ شیطان کے لئے کھانا نہ چھوڑا جائے اور ہمیں بھی کھانا کم کھانے اور انگلیاں چاٹنے کی ترغیب دیتے تھے۔

ا۔ صحیح مسلم میں حضرت ابن عباسؓ کی روایت موجود ہے، وہ فرماتے ہیں کہ

---

1. مسلم (۱۶۰۵/۳)، الاشربة. باب استحباب لعق الاصابع...... (۲۰۳۴). ابوداود، الاطعمة، باب فی اللقمة تسقط رقم (۳۸۴۵)، الترمذی، الاطعمة، باب ماجاء فی اللقمة تسقط رقم (۱۸۰۳)، احمد (۱۷۷/۳، ۲۹۰)، شرح السنة (۱۱/ رقم ۲۸۷۴).

2. مسلم (۱۶۱۷/۳)، الاشربة، باب نهی الاکل مع جماعة عن قران تمرتین...... رقم ۱۵۰ (۲۰۴۵)، ابوداود (۱۷۵/۴)، الاطعمة، باب القران عند اکل التمر، البخاری (۱۰۴/۷)، الاطعمة، باب القران بالتمر، الترمذی، الاطعمة خ باب کراهية القران بين التمرتين رقم (۱۸۱۵)، ابن ماجه (۱۱۰۶/۲)، الاطعمة، باب النهی عن قران التمر ۳۳۳۱).

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم سے کوئی شخص کھانا کھالے تو اس وقت تک اپنا ہاتھ صاف نہ کرے جب تک کہ اس کو چاٹ نہ لے یا چٹوا نہ لے''[۱]

۲۔ نیز صحیح مسلم میں حضرت جابرؓ کی روایت مذکور ہے، وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیاں چاٹنے اور برتن صاف کرنے کا حکم دیا ہے، اور فرمایا ہے کہ تمہیں نہیں معلوم کہ اس کے کس حصہ میں برکت ہے۔''[۲]

حدیث مبارک کے آخری جملہ کا مطلب یہ ہے کہ وہ کھانا جس میں برکت ہوتی ہے اس کے متعلق انسان کو معلوم نہیں ہوتا کہ آیا کھانے کا جو حصہ اس نے کھالیا ہے اس میں برکت تھی یا اس کی انگلیوں پر جو حصہ لگا رہ گیا ہے اس میں برکت ہے یا اس برتن میں یا گرنے والے لقمہ میں برکت ہے؟ اس لئے بہتر یہ ہے کہ ان سب امور کا لحاظ کریں تاکہ برکت حاصل ہو۔

برکت کا اصل معنی، زیادتی اور خیر و بھلائی کا پایا جانا اور اس سے مستفید ہونا ہے۔ یہاں برکت سے مراد اس کھانے کا انسان کے لئے غذا بننا اور اطاعتِ خداوندی پر قوت کا ذریعہ بننا ہے، نیز انجام کے اعتبار سے وہ کھانا تکلیف و مصیبت سے حفاظت کا سبب ہو۔

انگلیوں کا چاٹنا: حضرت کعب بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ

---

[۱] البخاری (۱۰۶/۷) الاطعمة، باب لعق الاصباع، مسلم (۱۶۰۵/۳)، الاشربة، باب استحباب لعق الاصابع...... ابوداود (۱۸۶/۴)، الاطعمة، رباب فی المنديل، ابن ماجه (۱۰۸۸/۲)، الاطعمة. باب لعق الاصابع.

[۲] صحيح مسلم (۱۶۰۶/۳)، الاشربة، باب استحباب لعق الاصابع......، ابن ماجه (۱۰۸۸/۲) كتاب الاطعمة. باب لعق الاصابع رقم (۳۲۷۰).

[۳] انگلیاں چاٹنے کی حکمت: ۱۔ قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں کہ اس کی علت یہ ہے کہ کھانے کی قلیل مقدار کو معمولی خیال نہ کرے۔ ۲۔ ابن دقیق العیدؒ فرماتے ہیں کہ اس کی وجہ عدم تلویث ہے۔ ۳۔ نیز یہ طریقہ تواضع میں سے ہے۔ پھر بعض کا خیال یہ ہے کہ ''ثلاثا'' کا تعلق چاٹنے سے ہے یعنی تین مرتبہ چاٹے لیکن صحیح یہ ہے کہ اس کا تعلق انگلیوں سے ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں سے چاٹتے تھے اور وہ تین

والسلام اپنی تین انگلیوں کو چاٹتے تھے۔"[۳]

برتن صاف کرنے کی ترغیب

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برتن میں بچے ہوئے کھانے کو بھی صاف کر لینے کا حکم دیتے تھے تاکہ وہ کھانا خراب نہ ہو جائے۔

ترمذیؒ، ابن ماجہؒ اور دارمیؒ نے امّ عاصمؒ سے روایت نقل کی ہے، وہ فرماتی ہیں کہ ہمارے ہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام نُبَیشہ تشریف لائے اور ہم ایک برتن میں کھانا کھا رہے تھے (تو انہوں نے کہا کہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص برتن میں کھانا کھا کر اس کو خوب صاف کرے تو وہ برتن اس کے لئے مغفرت کی دعا کرتا ہے۔"[۱]

مضر کھانے سے حفاظت کے لئے

امام بخاریؒ نے اپنی تاریخ میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت نقل کی ہے کہ جو شخص یہ کلمات کھانا رکھتے وقت پڑھ لے تو وہ اس کے ضرر سے محفوظ رہے گا، وہ کلمات یہ ہیں:

انگلیاں یہ ہیں، انگوٹھا، انگشت شہادت اور درمیان والی انگلی۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ ایک اور دو انگلیوں سے کھانا تکبر اور تین سے کھانا سنت ہے۔ اور اس سے زیادہ سے کھانا حرص ہے"۔ بعض اسلاف چمچوں سے کھانے سے پرہیز کرتے ہیں، اس لئے کہ انگلیوں سے کھانے کا ذکر ہے، کہتے ہیں کہ رشید کے سامنے جب کھانا آیا تو اس کے ساتھ چمچے بھی تھے تو ابو یوسفؒ نے فرمایا آپ کے جدامجد ابن عباسؓ نے اس آیت مبارکہ "وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ (الاسراء: ۷۰)کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ ہم نے ان کو انگلیاں دیں جس سے وہ کھاتے ہیں، چنانچہ رشید نے اپنی انگلیوں سے کھانا کھایا۔"
الاتحافات الربانية بشرح الشمائل المحمدية ص ۱۹۸ . احمد عبدالجواد الدومی.

[۱] الحديث، غريب اخرجه الترمذی (۲/۲۵۹)، الاطعمة. باب ماجاء فی اللقمة تسقط، ابن ماجه (۲/۱۰۸۹). الاطعمة. باب تنقيه الصحفة ، الدارمی (۲/۱۳۲). الاطعمة، باب فی لعق الصحفة، احمد (۵/۷۶)، البغوی فی شرح السنة (۱۱/۳۱۶).

﴿بِسْمِ اللّٰہِ خَیْرِ الْاَسْمَاءِ فِی الْاَرْضِ وَفِی السَّمَاءِ،
لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ دَاءٌ اِجْعَلْ فِیْہِ رَحْمَۃً وَشِفَاءً﴾[۱]

زمین سے پانی کا چشمہ پھوٹنا

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں سے ایک معجزہ پانی کے چشمہ کے پھوٹنے کا ہے: ابن سعدؒ نے اسحاق بن یوسف الازرقؒ سے روایت نقل کی ہے کہ ابوطالبؓ فرماتے ہیں کہ میں اپنے بھتیجے (حضور صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ ذوالمجاز مقام پر تھا تو مجھے پیاس لگی، میں نے ان سے پیاس کی شکایت کی اور کہا کہ اے میرے بھتیجے! مجھے پیاس لگی ہے، یہ بات میں نے ان سے اس لئے کہی کہ میں ان کے پاس کوئی چیز دیکھتا تھا مگر وادی کا ایک موڑ حائل تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پشت موڑی اور نیچے اترے اور پوچھا: اے چچا! کیا آپ کو پیاس لگی ہے؟ میں نے کہا: ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایڑھی زمین پر ماری تو اچانک پانی برآمد ہوا، پھر فرمایا، اے چچا! پیو، وہ کہتے ہیں کہ میں نے پانی پیا'' (اخرجه ابن عساکر)[۲]

کھانے میں میانہ روی اختیار کرنے کا حکم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھانا تناول کرنے میں اعتدال اختیار کرنے کی ترغیب دیتے تھے، اور پر شکم ہو کر کھانے سے منع فرماتے تھے، چنانچہ مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ ابن حبان اور مستدرک حاکم میں حضرت مقداد بن معدی کربؓ سے روایت منقول ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ کسی آدمی نے پیٹ سے زیادہ زیادہ برا برتن نہیں بھرا، آدمی کے لئے چند لقمے کافی ہیں جو اس کی کمر کو سیدھا کر دیں، اگر آدمی پر اس کا نفس غالب آئے تو پھر تہائی حصہ

---

[۱] المواهب اللدنية (۱۵۸/۲)، شرح المواهب اللدينة (۱۱۱/۷)

[۲] الخصائص الكبرى للسيوطى (۲۰۷/۱)

[۳] اخرجه احمد فى مسنده (۱۳۲/۴)، والترمذى، ابن ماجه (۱۱۱۱/۲)، الاطعمة، باب الاقتصاد فى الاكل وكراهة الشبع، ابن حبان (ص ۳۲۸ موارد)، الحاكم فى المستدرك

کھانے کے لئے، تہائی حصہ پینے کے لئے اور تہائی حصہ سانس لینے کے لئے ہے''۔[۳]

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں میں کنکریوں کا تسبیح پڑھنا

۱۔ بزارؒ، طبرانیؒ نے الاوسط میں ''ابونعیم'' اور بیہقیؒ نے حضرت ابوذرؓ سے روایت نقل کی ہے، وہ فرماتے ہیں: ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکیلے تشریف فرما تھے، میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا، حضرت ابوبکر صدیقؓ آئے وہ بھی سلام عرض کر کے بیٹھ گئے پھر حضرت عمرؓ آئے، پھر حضرت عثمانؓ آئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سات کنکریاں رکھی تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پکڑ کر اپنی ہتھیلی میں رکھا تو وہ تسبیح پڑھنے لگیں حتیٰ کہ میں نے ان کی ایسی آواز سنی، جیسے شہد کی مکھی کی آواز ہوتی ہے، پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو رکھ دیا تو تو وہ آواز بند ہوگئی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کنکریوں کو لیا اور ابوبکرؓ کے ہاتھ میں رکھیں تو پھر تسبیح پڑھے لگیں حتیٰ کہ میں نے ان کی ایسی آواز سنی جیسے شہد کی مکھی کی آواز ہوتی ہے، پھر انہوں نے وہ کنکریاں رکھیں تو آواز بند ہوگئی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے لے کر حضرت عمرؓ کے ہاتھ میں رکھیں تو وہ پھر تسبیح پڑھنے لگیں حتیٰ کہ میں نے ان کنکریوں کی ایسی آواز سنی جیسے شہد کی مکھی کی آواز ہوتی ہے پھر جب انہوں نے رکھیں تو آواز بند ہوگئی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے لے کر حضرت عثمانؓ کے ہاتھوں میں رکھیں تو وہ پھر تسبیح پڑھنے لگیں حتیٰ کہ میں نے ان کی ایسی آواز سنی جیسے شہد کی مکھی کی آواز ہوتی ہے پھر جب انہوں نے رکھ دیں تو آواز بند ہوگئی، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ نبوت کی خلافت ہے''۔[۱]

۲۔ ابن عساکرؒ نے روایت انسؓ نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چند کنکریاں اپنے دست مبارک میں لیں تو وہ تسبیح پڑھنے لگیں حتیٰ کہ ہم نے تسبیح کی آواز کو

---

[۱] ذکرہ ابن کثیر فی البدایۃ (۱۳۲/۶) و عزاہ الی البیہقی فی "دلائل النبوۃ" و الی نعیم فی "الدلائل" و ابن عساکر، والبزار (۱۳۵/۳)، الھیثمی (۲۹۹/۸)،

سنا، پھر آپ ﷺ نے وہ کنکریاں حضرت عمرؓ کے ہاتھ میں رکھیں تو پھر تسبیح پڑھنے لگیں حتیٰ کہ ہم نے تسبیح کی آواز کو سنا، پھر آپ ﷺ نے وہ کنکریاں ہمارے ہاتھوں میں ایک ایک آدمی کر کے رکھیں تو پھر کسی کنکری نے تسبیح نہیں پڑھی''۔[1]

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کھانے کے بعد اللہ کا شکر ادا کرنا

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے سے فارغ ہونے کے بعد ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کا طریقہ بھی سکھایا ہے۔ چنانچہ ابوالشیخ الاصبہانیؒ نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت نقل کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کو اللہ تعالیٰ کھانا کھلائے تو اسے یہ دعا پڑھنی چاہئے: ''اَللّٰهُمَّ بَارِکْ لَنَا فِيْهِ وَاَبْدِلْ لَنَا بِهٖ مَاهُوَ خَيْرٌ مِّنْهُ'' اور جس کو اللہ جل شانہ، دودھ پلائے تو اسے یہ دعا پڑھنی چاہئے: ''اَللّٰهُمَّ بَارِکْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ'' کیونکہ اس کے سوا کوئی چیز میں نہیں جانتا جو کھانے پینے کی طرف سے کافی ہو جائے۔''[2]

کھانا تیار کرنے والے کو دعا دینا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میزبان کے لئے خود بھی دعا فرمایا کرتے تھے اور اپنے صحابہؓ کو بھی اس کی ترغیب دیتے تھے۔ سنن ابی داؤد میں حضرت جابر بن عبداللہؓ کی روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ ابوالہیثم بن التیہانؓ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کھانا تیار کیا، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ ﷺ کے اصحابؓ کو کھانے کی دعوت دی، پس جب صحابہؓ کھانا کھا کر فارغ ہو گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے بھائی کو بدلہ دو'' عرض کیا یا رسول اللہ! اس کا بدلہ کیا ہے؟ فرمایا: ''جب کوئی آدمی کسی کے گھر میں داخل ہو اور پھر اس کا کھانا کھائے اور پینے کی چیز نوش کرے تو اس کے

[1] الخصائص الکبری (۷۵/۲)، کنز العمال (۳۸۶/۱۲).

[2] رواه احمد (۲۲۵/۱) وغیره.

[3] ابوداود (ع/۱۸۸، ۱۸۹)، الاطعمة، باب ماجاء فی الدعا لرب الطعام، کنز العمال (۲۳۷/۶)

لئے دعا کرے یہی اس کا بدلہ ہے۔''[۳]

مسلمان، ایک آنت میں اور کافر سات آنتوں میں کھاتا پیتا ہے

امام مسلمؒ نے اپنی صحیح میں اور امام بیہقیؒ نے دلائل النبوۃ میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک کافر شخص، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مہمان ہوا، آپ ﷺ نے اس کے لئے ایک بکری کا دودھ دوہنے کا حکم دیا، چنانچہ اس کے لئے دودھ نکالا گیا اور اس نے وہ دودھ پیا۔ پھر (یکے بعد دیگرے) وہ سات بکریوں کا نکالا ہوا دودھ پی گیا، اس کے بعد وہ مسلمان (بھی) ہوگیا، پھر ایک اور بکری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی گئی اس کا دودھ نکالا گیا تو اس نے وہ دودھ پی لیا، پھر جب آپ ﷺ نے اس کے لئے ایک اور بکری کا دودھ نکالنے کا فرمایا (اور دودھ نکالا گیا) تو وہ اس کو پورا نہ پی سکا، تو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ''مسلمان ایک آنت میں اور کافر سات آنتوں میں پیتا ہے''[۱]

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا سیر ہونے کی دعا دینا

بیہقی نے حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: ''میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا کہ اچانک حضرت فاطمہؓ آئیں اور آپ ﷺ کے سامنے کھڑی ہوگئیں۔ حضور ﷺ نے ان کی طرف دیکھا تو معلوم ہوا کہ ان کے چہرے سے خون ختم ہو چکا ہے، اور بھوک کی شدت سے چہرہ پر زردی غالب آ گئی ہے، آپ ﷺ نے ان کو دیکھ کر فرمایا: اے فاطمہؓ! قریب آؤ، قریب آؤ، وہ قریب آئیں حتیٰ کہ آپ ﷺ کے سامنے کھڑی ہوگئیں، آپ ﷺ نے دستِ مبارک اٹھائے اور حضرت فاطمہؓ کے سینہ پر رکھے یعنی ہار کی جگہ پر) اور اپنی انگلیوں کو کشادہ کیا، پھر فرمایا: ''اے اللہ! بھوکوں کو شکم سیر کرنے والے! بھوک دور کرنے والے! فاطمہ بنت محمد ﷺ سے بھوک کو رفع

[۱] اخرجه مسلم (۳/۱۶۳۲)، الاشربة، باب المؤمن یاکل فی معی واحد، البیهقی فی دلائل النبوة (۶/۱۱۷)

فرمایا۔ عمرانؓ کہتے ہیں کہ میں نے ان کی طرف دیکھا تو ان کے چہرے کی زردی جا چکی تھی اور خون غالب آ گیا تھا جیسے پہلے زردی، خون پر غالب تھی، عمرانؓ کہتے ہیں کہ اس کے بعد میری ان سے ملاقات ہوئی تو میں نے ان سے پوچھا تو فرمانے لگیں: اے عمرانؓ! مجھے اس کے بعد بھوک نہیں لگی۔“[1]

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا برتنوں کو ڈھانکنے کا حکم دینا

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم برتنوں کو ڈھانک دیتے تھے تا کہ اس میں کوئی چیز نہ گر جائے۔ بخاری، مسلم اور ابوداؤد میں حضرت جابرؓ سے روایت منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اپنا دروازہ بند رکھو، اللہ کا نام لو، کیونکہ شیطان بند دروازہ نہیں کھول سکتا اور اپنا چراغ بجھا دو اور اللہ کا نام لو، اور اپنے برتن ڈھانک دو، اگر چہ کوئی لکڑی اس پر رکھ دو اور اللہ کا نام لو، اپنے مشکیزہ کا منہ بند کر دو اور اللہ کا نام لو“۔[2]

بیمار آدمی کو کھانے پر مجبور نہیں کرنا چاہیئے

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اپنے مریضوں کو کھانے اور پینے پر مجبور نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ انہیں کھلاتا اور پلاتا ہے۔“[3]

رات کا کھانا نہ چھوڑو

---

[1] اخرجه البيهقی فی دلائل النبوة (۶/۱۸) فی اسناده مهربن عبدالملک بن سلع الهزالی، قال الحافظ: لين الحديث، تقريب التهذيب ص ۵۳۲.

[2] اخرجه البخاری (۷/۱۴۵) الاشربة، باب تغطية الاناء، مسلم (۳/۱۵۹۴). الاشربة، باب الامر بتغطية الاناء......، ابوداود (۴/۱۱۷)، الاشربة، باب ايكاء الآنية.

[3] اخرجه الترمذی، الطب باب لاتكرهوا مرضاكم، ابن ماجه (۲/۱۱۳۹، ۱۱۴۰) ح، الطب، السنن الكبری (۹/۳۴۷)، المستدرک للحاكم (۴/۴۱۰).

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام، رات کے کھانے کی ترغیب دیتے تھے، کیونکہ اس کا انسان کے جسم و بدن کے ساتھ بڑا تعلق ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رات کا کھانا نہ چھوڑو، خواہ کھجوروں کی ایک مشت ہی ہو، کیونکہ اسکا ترک کرنا بڑھاپا لاتا ہے'' [1]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانے میں برکت کا واقعہ

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے یہ حدیث بیان کی کہ کہ اصحاب صفہ، محتاج لوگ تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا کہ جس کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو تو وہ ایک تیسرے کو بھی اپنے ساتھ لے جائے اور جس کے پاس چار آدمیوں کا کھانا ہو وہ ایک پانچواں بھی اپنے ساتھ لے جائے یا چھٹے کو بھی اور کما قال۔ حضرت ابوبکرؓ تین (اصحاب صفہ) کو اپنے ساتھ لائے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دس اصحاب کو لے گئے، ابوبکرؓ کے گھر میں تین آدمی تھے، میں، میرے والد اور میری والدہ، مجھے نہیں معلوم کہ انہوں نے اپنی بیوی کا ذکر کیا تھا یا نہیں اور ان کے خادم جوان کے اور حضرت ابوبکرؓ کے گھر مشترکہ طور پر کام کرتے تھے، لیکن خود حضرت ابوبکرؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ کھانا کھایا، پھر وہاں کچھ دیر تک ٹھہرے رہے اور عشا کی نماز پڑھ کر واپس ہوئے، پھر ان کو اتنی دیر ٹھہرنا پڑا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا تناول فرمایا۔ پھر اللہ تعالیٰ کو جتنا منظور تھا جب رات کا اتنا حصہ گزر گیا تو آپؓ گھر واپس آئے۔ ان کی بیوی نے ان سے پوچھا: کیا بات ہوئی؟ آپؓ کو اپنے مہمان یاد نہیں رہے یا ان کی مہمان نوازی یاد نہیں رہی، انہوں نے آپ کو بتایا کہ مہمانوں نے آپ کے آنے تک کھانے سے انکار کیا، ان کے سامنے کھانا پیش کیا گیا لیکن وہ نہیں مانے، تو میں جلدی سے چھپ گیا، حضرت ابوبکرؓ غصہ ہوئے آپؓ نے ڈانٹا، اے بدبخت! اور برا بھلا کہا، پھر فرمایا: آپ حضرات کھانا کھائیں، میں تو قطعاً نہیں کھاؤں گا، عبدالرحمٰنؓ کہتے ہیں کہ خدا کی قسم! پھر جو لقمہ بھی اس میں سے اٹھاتے تھے تو نیچے سے کھانا اور زیادہ ہو جاتا تھا (اتنی برکت ہوئی

[1] ابن ماجه (۲/۱۱۱۳)، الاطعمة، باب ترک العشاء.

کہ) سب لوگوں نے شکم سیر ہو کر کھایا اور کھانا پہلے سے زیادہ بچ گیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے جو دیکھا تو کھانا جوں کا توں تھا یا پہلے سے بھی زیادہ تھا، اس پر انہوں نے اپنی بیوی سے کہا: اے فراس کی بہن! (یہ معاملہ کیا ہے؟) انہوں نے کہا، کچھ بھی نہیں، میری آنکھوں کی ٹھنڈک کی قسم! کھانا تو پہلے سے تین گناہ زیادہ معلوم ہوتا ہے، پھر وہ کھانا حضرت ابوبکرؓ نے بھی تناول کیا، اور فرمایا کہ وہ شیطان کا عمل تھا ان کی مراد قسم سے تھی، پھر ایک لقمہ کھا کر اسے آپ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے، وہاں صبح ہوگئی، اتفاق سے ایک قوم جس کا ہم سے معاہدہ تھا اور معاہدہ کی مدت ختم ہو چکی تھی وہ آئی ہوئی تھی، ہم نے بارہ آدمیوں کو نمائندہ کے طور پر منتخب کرلیا، ہر شخص کے ساتھ ایک جماعت تھی، خدا ہی جانتا ہے کہ ہر شخص کے ساتھ کتنے افراد تھے، البتہ وہ کھانا ان کے پاس بھیج دیا اور سب نے اسی کھانے کو (خوب شکم سیر ہو کر) کھایا،" او کماقال"[1]۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دن میں دو مرتبہ روٹی اور گوشت شکم سیر ہو کر نہیں کھایا

حضرت مسروقؒ فرماتے ہیں کہ میں (ایک دن) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، انہوں نے میرے لئے کھانا منگوایا اور فرمایا: "میں کھانا شکم سیر ہو کر نہیں کھاتی ہوں، اور رونا چاہوں تو رو لیتی ہوں، میں نے پوچھا: اس کی کیا وجہ ہے؟ انہوں نے فرمایا: مجھے وہ حالت یاد آجاتی ہے جس حالت میں رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اس دنیا سے رخصت ہوئے، خدا کی قسم! حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی

---

[1] اخرجه البخاری (۶/۶۸۰)، المناقب، باب علامات النبوة فی الاسلام، مسلم (۳/۱۶۲۷)، الاشربة، باب اکرام الضیف، البیهقی فی دلائل النبوة (۶/۱۰۳، ۱۰۴) نیز دیکھئے فتح الباری (۶/۶۹۱).

[2] اخرجه الترمذی، الزهد، باب ماجاء فی معیشة النبی صلی اللّٰه علیه وسلم و اهله، والشمائل ص ۱۲۹۔ باب ماجاء فی صفة خبز رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم

دن میں دو مرتبہ روٹی اور گوشت شکم سیر ہو کر نہیں کھایا''۲ یہ حدیث، مالدار مسلمانوں کے لئے تواضع و انکساری اور عملی مشق کا ایک نمونہ ہے تاکہ انہیں نادار لوگوں کا کچھ شعور و احساس پیدا ہو۔

رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی روٹی کا ذکر

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم دو دن مسلسل جو کی روٹی سے کبھی شکم سیر نہیں ہوئے۔

۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان والے دو دن مسلسل جو کی روٹی سے شکم سیر نہیں ہوئے یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا''۱

۲۔ حضرت ابو امامہ الباھلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سے کبھی جو کی روٹی بچتی نہیں تھی''۲

۳۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کئی راتیں مسلسل خالی پیٹ سو جاتے آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے گھر والوں کو رات کا کھانا میسر نہیں ہوتا تھا اور ان حضرات کی اکثر روٹی جو کی روٹی ہوتی تھی''۳

روٹی کھانے کی ترغیب اور سالن کا انتظار نہ کرنے کا حکم

---

۱ متفق علیہ، البخاری رقم (۵۴۱۶)، مسلم، الزھد والرقائق، رقم (۲۲)، الترمذی (۳۴)، الزھد، باب ماجاء فی معشیۃ النبی صلی اللّٰہ علیہ واھلہ، ابن ماجہ الاطعمۃ، باب خبز الشعیر رقم (۳۳۴۶)، احمد (۶/۴۲، ۱۲۸، ۵۶)، الترمذی فی الشمائل ص ۱۲۶.

۲ الترمذی، الزھد، باب ماجاء فی معشیۃ النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم واھلہ، الشمائل ص ۱۲۶. احمد (۵/۲۵۳)، الطبرانی (۸/۱۹۱).

۳ الترمذی، الزھد، باب ما جاء فی معشیۃ النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم، ابن ماجہ، الاطعمۃ، باب خبز الشعیر رقم (۳۳۴۷)، احمد (۱/۲۵۰) الشمائل ص ۱۲۶، ۱۲۷، الطبرانی فی تھذیب الآثار (۱/۲۳۸).

حاکم نے المستدرک میں اور ابونعیم نے الحلیۃ میں حضرت بشر بن المبارک الراسیؒ کی روایت نقل کی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے دادے کے ساتھ ایک ولیمہ میں گیا جس میں غالب القطان بھی تھے، چنانچہ دسترخواں لایا گیا اور بچھا دیا گیا، لوگوں نے اپنے ہاتھ روک لئے تو میں نے غالب القطان کو فرماتے ہوئے سنا، انہوں نے پوچھا: انہیں کیا ہوا کھاتے نہیں ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ سالن کا انتظار ہے، غالب نے کہا: ہمیں کریمہ بنتِ ہمام الطائیہ نے ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کے حوالہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روٹی کا احترام کرو، اور روٹی کا احترام یہ ہے کہ اس (سالن) کا انتظار نہ کیا جائے، چنانچہ انہوں نے بھی روٹی کھائی اور ہم نے بھی کھائی''۔[1]

کھانے کے بعد ہاتھ دھونے کا حکم

رسول کریم علیہ السلام کھانے کے بعد خود بھی ہاتھ دھوتے تھے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دیتے تھے، ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ میں حضرت ابوھریرہؓ کی روایت مذکور ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو اس حال میں سو گیا کہ اس کے ہاتھ میں چکناہٹ لگی رہ گئی اور اس نے ہاتھ نہیں دھوئے، پھر کسی (نقصان دہ) چیز نے اس کو نقصان پہنچا دیا تو وہ اپنے آپ کو ہی ملامت کرے''۔[2]

ثرید کی تمام کھانوں پر فضیلت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثرید کو پسند فرماتے تھے اور اسے رغبت سے کھاتے

---

[1] الحدیث اسنادہ راوٍ، الحاکم (۱۲۲/۴)، الاطعمۃ، ابو نعیم فی الحلیۃ (۲۴۶/۵)، اس روایت کے بعض ثقہ راوی نہیں ہیں۔

[2] ابوداود (۱۸۸/۴، الاطعمۃ، باب فی غسل الیدمن الطعام، الترمذی، الاطعمۃ، باب کراھیۃ البیتوتۃ...... رقم (۱۸۶۰، ۱۸۶۱)، ابن ماجہ (۱۰۹۶/۲) الاطعمۃ، باب من بات و فی یدہ عمر رقم (۳۲۹۷)

تھے:

بخاری، مسلم، نسائی، ابن حبان اور مسند احمد میں روایت ابی موسی الاشعریؓ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مردوں میں بہت سے آدمی کامل ہوئے ہیں اور عورتوں میں مریم بنت عمران اور آسیہ زوجہ فرعون کامل ہوئی ہیں اور عائشہؓ کی فضیلت سب عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی تمام انواعِ طعام پر فضیلت ہے''[1]۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تر کھجوروں کے ساتھ ککڑی کھانا

رسول کریم علیہ السلام تر و تازہ کھجوروں اور ککڑی کو ملا کر کھاتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن جعفرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تازہ کھجوروں کے ساتھ ککڑی کھاتے ہوئے دیکھا''[2]

رسول اللہ ﷺ کو دستی کا گوشت سب سے زیادہ مرغوب تھا

اس کی وجہ یہ تھی کہ دستی کا گوشت ہضم بھی آسانی سے ہو جاتا ہے اور دانتوں سے بھی بہ سہولت کاٹا جاسکتا ہے۔ جامع ترمذی اور شمائل ترمذی میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ فرماتی ہیں کہ دستی کا گوشت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو (لذت کی وجہ سے) زیادہ مرغوب نہیں تھا، اصل میں آپ ﷺ کو گوشت کبھی کبھار

---

[1] البخاری، الاطعمة، باب الثريد رقم (۵۴۱۸)، مسلم، فضائل الصحابة، باب فضل عائشة، بنت ابی بكر، ابن حبان (۱۶/۱۵۱)، الاحسان، كتاب اخباره عن مناقب الصحابة، النسائی (۶۸/۷) كتاب عشرة النساء، باب حب الرجل بعض نسائه اكثر من بعض، ابن ابی شيبة (۱۲/۱۲۸)، الطبرانی (۲۳/۱۰۶)، ابن ماجه (۲/۱۰۹۱) ، الاطعمة، باب فضل الثريد على الطعام.

[2] صحيح مسلم (۳/۱۶۱۶) الاشربة. باب اكل القثاء بالرطب رقم ۱۴۷. (۲۰۴۳)، البخاری الاطعمة ، باب القثاء بالرطب، الترمذی (۴/۲۴۷) . الاطعمة باب ماجاء فی اكل القثاء بالرطب.

میسر آتا تھا اور آپ ﷺ اس کی طرف جلدی اس لئے کرتے تھے کہ یہ جلدی پک جاتا ہے۔“[۱]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دستی کا گوشت پسند فرمانا

بخاری و مسلم میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت لایا گیا، آپ ﷺ کے لئے دستی کا حصہ اٹھا کر رکھ لیا گیا، اور یہ آپ ﷺ کو پسند تھا، چنانچہ آپ ﷺ نے اسے دانتوں سے کاٹ کر کھایا۔“[۲]

آپ ﷺ کا پشت کے گوشت کو پسند فرمانا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خصوصاً پشت کا گوشت پسند تھا، کیوں کہ وہ زیادہ جلدی تیار بھی ہو جاتا ہے اور نجاست کی جگہوں سے بھی دور ہوتا ہے۔

ابن ماجہؒ، احمدؒ، ابونعیمؒ، حاکمؒ اور ترمذی نے الشمائل میں حضرت عبداللہ بن جعفرؓ سے روایت نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد

---

[۱] اخرجه الترمذی (۴/۲۴۴)، الاطعمة، باب ماجاء فی ان اللحم کان احب الی رسول الله صلی الله علیه وسلم رقم (۱۸۳۸)، الشمائل ص ۱۴۲۔ اس کی سند میں راوی فلیح بن سلیمان قوی نہیں ہے، اور یہ حدیث ان احادیث صحیحہ کی بظاہر خلاف ہے جس میں یہ آیا ہے کہ آنحضرت کو دستی کا گوشت زیادہ مرغوب تھا۔

[۲] اخرجه البخاری، التفسیر، سورة الاسراء، باب تفسیر قوله تعالیٰ "ذریة من حملنا مع نوح......" مسلم، الایمان، باب ادنی اهل الجنة منزلة فیها الترمذی (۴/۲۴۴)، الاطعمة، باب ماجاء فی اللحم کان احب الی رسول الله صلی الله علیه وسلم رقم (۱۸۳۷).

[۳] ابن ماجه، (۲/۱۱۰۰)، الاطعمة، باب اطایب اللحم، الحاکم فی المستدرک (۴/۱۱۱) و احمد فی المسند (۱/۲۰۴)، ابو نعیم فی الحلیة (۷/۲۲۵)، الترمذی فی الشمائل ص ۱۴۳،

فرماتے ہوئے سنا کہ گوشت میں سب سے اچھا پشت کا گوشت ہے"۔[۳]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زیادہ شوربہ بنانے کی ترغیب دینا

رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام، شوربہ زیادہ بناتے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دیتے تھے تاکہ آس پاس کے پڑوسیوں کو بھی کچھ نہ کچھ دیا جاسکے۔

ترمذیؒ، حاکمؒ اور بیہقیؒ نے الشعب میں حضرت عبداللہ المزنیؓ سے روایت نقل کی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی شخص گوشت خریدے تو اسے اس کا شوربہ زیادہ بنانا چاہئے، پس اگر کسی کو گوشت نہ ملے، تو اس کا شوربہ تو مل جائے وہ بھی ایک گوشت ہے"۔[۱]

آپ ﷺ کا ہڈی کو منہ کے قریب کرنے کا حکم، تاکہ اس پر لگا ہوا گوشت کھایا جاسکے

امام ابوداؤدؒ نے حضرت صفوان بن امیہؓ سے روایت نقل کی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا، میں ہڈی پر لگا ہوا گوشت اپنے ہاتھ سے پکڑ رہا تھا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "ہڈی کو اپنے منہ کے قریب کرو کیونکہ یہ زیادہ خوشگوار اور زود ہضم ہے"۔[۲]

چھری سے گوشت کاٹنے کی ممانعت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض موقعوں پر چھری سے گوشت کاٹنے سے منع

---

[۱] الحدیث غریب، الترمذی (۵/۵۶۱)، الحاکم فی المستدرک (۴/۱۳۰) الاطعمة.

[۲] اخرجه ابوداود (۴/، ۱۴۵) الاطعمة، باب فی اکل اللحم رقم (۳۷۷۹). والترمذی (۵/۲۶۵) والحاکم فی المستدرک (۴/۱۱۳)، الاطعمة، والبیهقی فی السنن الکبری (۷/۲۸۰) ذکره الحافظ فی الفتح (۹/۴۷)

فرمایا اور بعض موقعوں پر یہ کام خود کیا۔ ابو داؤد اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''چھری سے گوشت کو نہ کاٹو، کیونکہ یہ عجمیوں کا طریقہ ہے، گوشت کو دانتوں سے کاٹ کاٹ کر کھاؤ کیونکہ اس طرح (یہ گوشت) زیادہ خوشگوار اور زود ہضم ہوگا''۔[۱]

زیادہ کھانے کی مذمت

ابن السنیؒ اور بیہقیؒ نے شعب الایمان میں اور ابونعیمؒ نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت نقل کی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک دل کے لئے گوشت کھانے کے وقت ایک طرح کی خوشی ہے اور یہ خوشی ہمیشہ رہتی ہے مگر جو تکبر کرے اور اترائے لیکن ایسا کبھی کبھی ہوتا ہے۔''[۲]

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھنا ہوا کھانا تناول فرمانا

۱۔ نسائی و ترمذی میں عطاء بن یسارؒ کی روایت مذکور ہے، وہ فرماتے ہیں کہ حضرت ام سلمہؓ نے انہیں یہ خبر دی ہے کہ انہوں نے ایک بھنا ہوا پہلو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا، آپ ﷺ نے اس میں سے کھایا پھر نماز کے لئے تشریف لے گئے اور وضو نہیں فرمایا''۔[۳]

۲۔ احمدؒ و ابن ماجہؒ، ابو یعلیٰؒ اور بغویؒ نے شرح السنۃ میں اور ابن حبانؒ نے

---

[۱] ابوداود (۳/۱۴۵). الاطعمة . باب فی اکل اللحم .رقم (۳۷۷۸)، وقال ابوداود، ولیس هو بالقوی.

[۲] الحدیث موضوع، الموضوعات (۲/۳۰۴)، الطب النبوی، لابی نعیم ص ۱۴۱، تنزیه الشریعة المرفوعة (۲/۲۴۹)، تذکرة الموضوعات لابن طاهر الفتنی (ص ۱۴۵/۱۴۶)، اخرجه البیهقی فی شعب الایمان القسم الثانی (۲/۲۶۳).

[۳] السنن الکبری، المزارعة، باب الشقاق بین الزوجین، والترمذی (۴/۲۴۰)، الاطعمة، باب ماجاء فی اکل الشواء

حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء الزبیدی کی روایت نقل کی ہے، وہ فرماتے ہیں: ''ہم نے ایک مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھنا ہوا گوشت کھایا، پھر ہم نے سنگریزوں سے اپنے ہاتھ پونچھے پھر ہم نماز کے لئے اٹھے اور ہم نے وضو نہیں کیا'' [1]

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز میں بھنے ہوئے گوشت کی مدح فرمائی ہے، جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے مہمانوں کے لئے بھنا ہوا گوشت پیش کیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ﴾ (هود: ٦٩)

''یعنی پھر انہوں نے دیر نہیں لگائی کہ ایک تلا ہوا بچھڑا لائے''

''عِجْلَ حَنِيْذ'' اس موٹے تازے بچھڑے کو کہتے ہیں جو گرم پتھروں سے بھنا گیا ہو۔ [2]

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بکری کا گوشت کھانا

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بکری کا گوشت اور تر و تازہ کھجوریں تناول فرمایا کرتے تھے:

ترمذی، ابوداؤد، احمد اور بیہقی نے حضرت جابرؓ سے روایت نقل کی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن تشریف لے گئے، میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری عورت کے ہاں تشریف لائے، اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک بکری ذبح کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے کچھ کھایا، پھر اس نے تازہ کھجوروں کا ایک طشت پیش کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے بھی تناول فرمایا، پھر

---

[1] اخرجه ابن ماجه (٢/١١٠٠). الاطعمة، باب الشواء، ابو يعلى فى مسنده (٣/١١٠)، احمد مسنده (٤/١٩٠، ١٩١)، البغوى فى شرح السنة (١١/٢٩٣)، ابن حبان رقم (٢٩٣. موارد)

[2] فى ظلال القرآن (٤/١٩١١)، اللسان (حنذ)

آپ ﷺ نے ظہر کی نماز کیلئے وضو فرمایا اور نماز پڑھی، پھر واپس تشریف لائے تو اس عورت نے بکری کا بقیہ حصہ پیش کیا، آپ ﷺ نے کھایا، پھر عصر کی نماز پڑھی اور وضو نہیں فرمایا"۔[۱]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا گوشت کو پسند فرمانا

ابن ماجہؒ نے اپنی سنن میں حضرت ابو الدرداءؓ کی روایت نقل کی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اہل دنیا اور اہل جنت کے کھانوں کا سردار گوشت ہے۔"[۲]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کدو کو پسند فرمانا

شمائل ترمذی، سنن نسائی اور دارمی میں حضرت انس بن مالکؓ سے روایت منقول ہے، وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کدو پسند تھے، ہم کھانے میں حاضر ہوتے یا (الفاظ یہ ہیں کہ) آپ ﷺ کو ایک دعوت پر بلایا گیا تو میں کدو ڈھونڈ ڈھونڈ کر آپ ﷺ کے سامنے رکھتا کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ آنحضور ﷺ کو یہ پسند ہیں۔"[۳]

نیز نسائی، ابن ماجہ، احمد، طبرانی اور ترمذی نے الشمائل میں حضرت جابر بن

---

۱ اخرجه الترمذی، الطهارة، باب ماجاء فی ترک الوضوء ممامست النار، ابوداود (۱/۱۳۳) ض، الطهارة، باب فی ترک الوضوء مما مست النار رقم (۱۹۱)، والبخاری و مسلم، الطهارة، رقم (۳۵۴)، و احمد (۳/۳۷۴)، والبيهقی فی السنن الکبری (۱/۱۵۶).

۲ ابن ماجه (۲/۱۰۹۹)، الاطعمة، باب اللحم، یہ روایت مختلف الفاظ کے ساتھ مروی ہے، اور اس کے بعض راوی ضعیف ہیں۔

۳ النسائی، الولیمة، تحفة الاشراف ص ۲۷۵، الدارمی (۲/۱۰۱)، البغوی فی شرح السنة (۱۱/۳۰۵) الترمذی فی الشمائل المحمدية ص ۱۳۶.

عبداللہؓ سے روایت نقل کی ہے، وہ فرماتے ہیں: ''میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کدو دیکھے جس کے ٹکڑے کیے گئے تھے، میں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ فرمایا: اس کے ذریعہ ہم اپنا کھانا زیادہ کرتے ہیں''۔[1]

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کدو اور سوکھائے ہوئے گوشت کے ٹکڑے کھانا

بخاریؒ و مسلم اور ابوداؤدؒ و ترمذیؒ نے حضرت انس بن مالکؓ سے روایت نقل کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کھانے کی دعوت کی جو اس نے تیار کیا تھا، حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس کھانے میں شریک ہونے کے لئے چل پڑا، چنانچہ جو کی روٹی اور شوربا جس میں کدو اور گوشت کے سوکھائے گئے ٹکڑے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا، حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برتن کے اردگرد سے کدو تلاش کرتے، پس اس دن کے بعد سے میں بھی کدو کو پسند کرنے لگا''۔[2]

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کھجور اور دودھ کو پسند فرمانا

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کھاتے اور دودھ نوش فرماتے تھے:

حاکمؒ نے المستدرک میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھجور اور دودھ کا نام ''اطیبین'' رکھتے

---

[1] السنن الکبری، الولیمة، ابن ماجه (١٠٩٨/٢)، الاطعمة. باب الدباء احمد (٣٥٢/٣). البغوی فی شرح السنة (٣٠٥/١١).

[2] اخرجه البخاری، الاطعمة، باب المرق، مسلم، الاشربة، باب جواز اکل المرق، ابوداود (١٣٦/٣)، الاطعمة. باب فی، أکل الدباء، الترمذی، الاطعمة، باب أکل الدباء رقم (١٨٥١).

[3] اسناده ضعیف الحاکم فی المستدرک (١٠٦/٣).

تھے''۳

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سوکھائے ہوئے گوشت کے ٹکڑے کھانا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دھوپ میں سوکھایا گیا گوشت اور اس کے پارچے تناول فرماتے تھے: ابن ماجہؒ، حاکمؒ اور بیہقیؒ نے دلائل النبوۃ میں حضرت ابن مسعودؓ سے روایت نقل کی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا، جب بات شروع کی تو اس کے مونڈھے اور سینے کے درمیان کا گوشت حرکت کرنے لگا، آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: اپنے اوپر نرمی کرو، میں کوئی بادشاہ نہیں ہوں، میں تو ایک ایسی عورت کا بیٹا ہوں جو سوکھائے گئے گوشت کے ٹکڑے کھاتی تھی''۱

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حلوہ کھانا

حاکمؒ نے المستدرک میں اور بیہقیؒ نے حضرت عبداللہ بن سلامؓ سے روایت نقل کی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم (ایک دن) اونٹوں کے باڑے میں تشریف لے گئے تو دیکھا کہ حضرت عثمان بن عفانؓ ایک اونٹنی کو ہانک رہے ہیں جس پر آٹا، شہد اور گھی لدا ہوا ہے، حضور ﷺ نے ان سے فرمایا: اونٹنی کو بٹھاؤ، انہوں نے اونٹنی کو بٹھایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پتھر کی ایک ہانڈی منگوائی اور اس میں وہ آٹا، گھی اور شہد ڈال دیا، پھر حکم دیا تو اس کے نیچے آگ جلائی گئی یہاں تک کہ وہ تیار ہو کر پک گیا، پھر آپ ﷺ نے اپنے اصحابؓ سے فرمایا: ''کھاؤ'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کھایا، پھر فرمایا: ''یہ ایک چیز ہے جس کو اہل فارس ''خبیص'' بولتے ہیں''۲

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کھجوروں کے خوشے سے کھانا

ابوداؤدؒ، ترمذیؒ اور ابن ماجہؒ نے حضرت ام منذر بنت قیس انصاریہؓ سے روایت

۱ ابن ماجه (۲/۱۱۰۱)، الاطعمة، باب القدید رقم (۳۳۱۲)، الحاكم (۲/۳٦٦)، البيهقي في دلائل النبوة (۵/٦۹)، الخطيب في تاريخ بغداد (٦/۲۷۷).

۲ الحاكم في المستدرك (۴/۱۰۹، ۱۱۰)، والبيهقي في شعب الايمان (۲/۲۹۵)

نقل کی ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں جلوہ افروز ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حضرت علیؓ بھی تھے، اور ہمارے پاس کھجوروں کے خوشے لٹک رہے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور اس میں سے کھانے لگے، حضرت علیؓ بھی کھانے کے لئے اٹھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علیؓ سے فرمانے لگے: ''ٹھہرو! تم ابھی نقاہت کی حالت میں ہو'' حتیٰ کہ حضرت علیؓ رک گئے، وہ فرماتی ہیں کہ پھر انہوں نے جو اور چقندر رکھے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے علیؓ! یہ لے لو، یہ تمہارے لئے بہت مفید ہے''۔[1]

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پنیر کھانا

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پنیر کھاتے تھے اور اس کو چھری سے کاٹتے تھے:

مسلمؒ، ابوداؤدؒ، نسائیؒ، ترمذیؒ اور ابن ماجہؒ نے حضرت ابن عمرؓ سے روایت نقل کی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ تبوک کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پنیر کا ایک ٹکڑا پیش کیا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چھری منگوائی اور بسم اللہ پڑھ کر اس کو کاٹا''۔[2]

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا خرگوش کا گوشت کھانا

بخاری، مسلمؒ اور ترمذیؒ نے ہشام بن زید بن انس سے روایت نقل کی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انسؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمیں مرالظہران مقام پر ایک خرگوش نظر آیا، چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہؓ اس کے پیچھے دوڑے، لیکن میں نے اس خرگوش کو

---

[1] اخرجه ابوداود (۱۹۳/۴) الطب. باب فی الحمية رقم (۳۸۵۶)، الترمذی (۳۳۵/۴)، الطب، باب ماجاء فی الحمية، ابن ماجه (۱۱۳۸/۲)، الطب، باب الحمية، احمد (۳۶۳/۶)، الحاكم (۴۰۷/۴)، ابن ابی شيبة فی مصنفه (۴۳۷/۷)، الطبرانی فی المعجم الكبير (۹۹/۲۵)، شرح السنة رقم (۸۶۳).

[2] مسلم (۱۶۲۲/۳)، الاشربة، باب فضيلة الخل، ابوداود (۱۶۹/۴)، الاطعمة، باب اكل الجبن، النسائی، الايمان، رقم (۲۸۲۷)، الترمذی، اللطعمة باب الخل رقم (۱۸۴۰)، ابن ماجه (۱۱۰۲/۲)، الاطعمة، باب الائتدام بالخل رقم (۳۳/۱۷).

پالیا، پھر پکڑلیا، پھر میں وہ خرگوش ابوطلحہؓ کے پاس لایا، انہوں نے اس کو ایک چھری سے ذبح کیا، اور پھر مجھے اس کی ران یا کولہے کا حصہ دے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا، آپ ﷺ نے اس کو کھایا، (راوی) کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا: کیا واقعی اس کو آپ ﷺ نے کھایا؟ انہوں نے فرمایا کہ آپ ﷺ نے اس کو قبول فرمایا''۔[۱]

جب کھانے پینے کی چیز میں مکھی گر جائے تو اس کو ڈبو دینے کا حکم

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکھی کے نفع ونقصان سے خوب واقف تھے، اس کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو یہ بات بتائی کہ مکھی کے ایک پر میں بیماری اور دوسرے میں شفاء ہے:

۱۔ صحیح بخاری میں حضرت ابوہریرہؓ کی روایت مذکور ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب مکھی پینے کی چیز میں گر جائے تو اس کو اس میں ڈبو دو، پھر اسے نکال لو، کیونکہ اس کے ایک پر میں بیماری اور دوسرے میں شفاء ہوتی ہے''۔[۲]

۲۔ نسائیؒ، ابن ماجہؒ اور ابن حبانؒ نے حضرت ابوسعید الخدریؓ کی روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مکھی کے ایک پر میں زہر اور دوسرے میں شفا ہے، لہٰذا جب وہ کھانے میں گر جائے تو اس کو اس میں ڈبو دو، کیونکہ وہ پہلے زہر والے (پر) کو ڈالتی ہے اور شفاء والے (پر) کو بعد میں ڈالتی ہے''۔[۳]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کونسا کھانا مرغوب تھا؟

---

[۱] البخاری، الذبائح والصید، باب ماجاء فی التصید، و مسلم، الصید والذبائح، باب اباحة الارنب، الترمذی، (۲۲۱/۴ ض، الاطعمة، باب ما جاء فی أكل الارنب.

[۲] البخاری، كتاب بدء الخلق، باب اذا وقع الذباب (۱۲۱/۷)، ابن ماجه (۱۱۵۹/۲)، احمد فی مسنده، (۲۶۳/۲)

[۳] ابوداود (۱۸۲/۴)، الاطعمة، باب فی الذباب يقع فی الطعام، النسائی (۱۷۸/۷) كتاب الفرع، باب الذباب الذی يقع فی الاناء، ابن ماجه (۱۱۵۹/۲)، ابن حبان (ص ۳۳۰ موارد)، احمد (۶۷/۳).

رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو مسالے دار کھانا پسند تھا:

طبرانی نے المعجم الکبیر میں اور ترمذی نے الشمائل میں حضرت عبداللہ ابن علیؓ سے روایت نقل کی ہے، وہ اپنی دادی سلمٰی سے نقل کرتے ہیں کہ حسن بن علیؓ، ابن عباسؓ اور ابن جعفرؓ ان کے (سلمٰی) کے پاس آئے اور ان سے یہ کہا، ہمارے لئے وہ کھانا تیار کرو۔ جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پسند فرماتے تھے اور اس کا کھانا پسند فرماتے تھے، انہوں نے کہا: اے بیٹے! آج ہم اس کی خواہش نہیں رکھتے، (راوی) کہتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ نہیں، آپ ایسا کھانا ہمارے لئے ضرور تیار کریں، (راوی) کہتے ہیں کہ پھر وہ اٹھیں اور انہوں نے تھوڑے سے جو لئے اور ان کو پیسا، پھر ان کو ایک ہانڈی میں ڈالا اور اس پر کچھ روغن زیتون ڈالا اور مرچیں اور مسالے کوٹے، (تیار کرنے کے بعد) ان کے سامنے پیش کیا، اور کہا کہ یہ وہ کھانا ہے جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پسند فرماتے تھے اور اس کا کھانا ان کو اچھا لگتا تھا۔''[1]

حضور علیہ السلام کا میٹھا اور شہد کو پسند فرمانا

بخاریؒ، مسلمؒ، ابوداؤدؒ، ترمذیؒ، نسائیؒ، ابن ماجہؒ اور بیہقیؒ نے شعب الایمان میں حضرت عائشہؓ کی روایت نقل کی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میٹھے اور شہد کو پسند فرماتے تھے۔''[2]

امام ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کا میٹھے کو پسند فرمانا اس معنی میں نہیں تھا کہ آپ ﷺ کو اس کی شدید خواہش ہوتی تھی یا اس کی حرص ہوتی تھی جیسا کہ حریص لوگوں کا طریقہ ہے بلکہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ جب کبھی آنحضور ﷺ کی خدمت میں میٹھا پیش کیا جاتا تو آپ ﷺ اس میں سے کچھ حصہ اچھے انداز میں تناول

[1] اخرجه الطبراني في المعجم الكبير (۲۹/۲۴)، والترمذي في الشمائل المحمدية ص ۱۴۸.

[2] البخاري، الاطعمة، باب الحلواء والعسل، مسلم (۱۱۰۱/۲). الطلاق، باب وجوب الكفارة......، الترمذي (۲۷۳/۴)، ابوداود (۱۰۷/۴)، الاشربة، باب في شراب العسل ابن ماجه (۱۱۰۴/۲). الاطعمة. باب الحلواء، شرح السنة (۳۰۸/۱۱).

فرمالیتے تھے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ کو اس کا ذائقہ اور اس کی حلاوت پسند تھی۔

نبی کریم علیہ السلام کو کونسا کھانا ناپسند تھا

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایک انسان تھے، بعض چیزیں آپ ﷺ کو اچھی لگتیں اور بعض چیزیں آپ ﷺ کو ناپسند تھیں۔

طبرانیؒ نے المعجم الاوسط میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بکری کی سات چیزیں ناپسند تھیں: پتا، مثانہ، فرج، آلہ تناسل، خصیتین، غدود اور خون اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بکری میں اس کا اگلا حصہ زیادہ پسند تھا، (راوی) کہتے ہیں کہ کھانا لایا گیا تو لوگ اس گوشت کو لقمہ لقمہ کر کے کھانے لگے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک سب سے اچھا گوشت پیٹھ کا گوشت ہے''۔[1]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا لہسن کو ناپسند کرنا

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لہسن کھانا پسند نہ فرماتے تھے خصوصاً جبکہ وہ کچا ہو لیکن اگر وہ پکا ہوا ہو تو پھر ناپسند نہیں فرماتے تھے:

صحیح مسلم میں حضرت ابو ایوب انصاریؓ کی روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب کھانا پیش کیا جاتا تو آپ ﷺ اس میں سے کچھ تناول فرما کر باقی بچا ہوا حصہ میری طرف بھیج دیتے تھے (لیکن) ایک دن آپ ﷺ نے میری طرف وہ کھانا بھیج دیا جس میں سے آپ ﷺ نے تناول نہیں فرمایا تھا، اس لئے کہ اس میں لہسن تھا، میں نے آپ ﷺ سے پوچھا: کیا یہ لہسن حرام ہے؟ فرمایا کہ نہیں، لیکن میں اس کو اس کی بدبو کی وجہ سے پسند نہیں کرتا، (راوی) کہتے ہیں کہ تو میں بھی وہ چیز پسند نہیں کروں گا جو آپ ﷺ کو پسند نہیں ہے''۔[2]

---

[1] الحدیث ضعیف. اخرجه ابوداود فی المراسیل ص ۴۹ وھو مذکور فی مجمع البحرین (۳۸۲/۳)، والنسائی فی الضعفاء والمتروکین ص ۱۰۸.

[2] اخرجه مسلم (۱۶۲۳/۳) الاشربة، باب اباحة الاکل الثوم، بخاری، ترمذی، نسائی، ابن ماجه

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پیاز کھانا

حضور نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم اس شرط پر پیاز کھاتے تھے کہ اس کی بدبو کو خوب اچھی طرح پکا کر دور کر دیا گیا ہو۔

حضرت ابوزیاد خیار بن سلمۃؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہؓ سے پیاز کے متعلق پوچھا تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا: ''آخری کھانا جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تناول فرمایا وہ ایسا کھانا تھا جس میں پیاز پڑی ہوئی تھی''[1]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کھجور کھانا:

رسول محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کھایا کرتے تھے اور اسے پسند بھی فرماتے تھے بلکہ کبھی اسے سالن کے طور پر بھی استعمال کرتے تھے۔

حضرت یوسف بن عبداللہ بن سلامؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے جو کی روٹی کا ایک ٹکڑا لیا اور اس پر کھجور رکھ کر فرمایا: یہ اس کا سالن ہے''[2]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سرخاب کا گوشت کھانا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پرندوں کے گوشت بھی کھایا کرتے تھے:

اور ابوداود کی روایات میں یہ الفاظ ہیں کہ جو پیاز یا لہسن کھائے وہ ہماری مسجد سے دور رہے اور اپنے گھر میں بیٹھے'' البخاری (۲/۲۱۶). الاذان باب الثوم النیئی و البصل، الترمذی، الاطعمة، باب کراهية أكل الثوم والبصل، النسائي، المساجد، باب مايمنع المسجد و ابن ماجه. كتاب في اقامة الصلاة.

[1] سنن ابی داود (۳/۳۶۲).

[2] سنن ابی داود (۳/۳۶۲)، یوسف (راوی) کے صحابی ہونے کے متعلق اختلاف ہے، امام بخاریؒ ان کے صحابی ہونے کے قائل ہیں۔ لیکن ابو حاتم نے اس کی نفی کی ہے۔ اور حاکم نے اس طرح ترجیح دی ہے کہ یوسف ان لوگوں میں سے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں پیدا ہوئے، اور اس طرح کے حضرات کی احادیث مقبول ہیں۔

حضرت عمر بن سفینہؓ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سرخاب کا گوشت تناول کیا''[1]

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ٹڈی کھانا

رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ٹڈی بھی کھاتے تھے، اگرچہ وہ مری ہوتی قبل اس کے کہ وہ بدبودار نہ ہو، کیونکہ حدیث مبارک ہے: ''ہمارے لئے دو مردار حلال کئے گئے ہیں ایک مچھلی اور دوسری ٹڈی''[2] اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ٹڈیاں تناول فرماتے تھے۔

حضرت ابو یعفورؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ابن ابی اوفیٰؓ سے ٹڈی کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ''میں رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہمراہ چھ یا سات غزوات میں شریک رہا، ہم لوگ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ اسے کھاتے تھے''۔[3]

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا عنبر مچھلی کھانا

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک مہم پر روانہ کیا اور حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ کو ہمارا امیر بنایا تا کہ قافلہ قریش کو پکڑیں، ہم نے کھجوروں کا ایک تھیلا زادِ راہ کے طور پر اپنے ساتھ لے لیا، اس کے علاوہ ہمارے پاس کچھ نہیں تھا، حضرت ابوعبیدہؓ ہمیں ایک ایک کھجور دیتے تھے جس کو ہم ایسے چوستے تھے، جیسے بچہ چوستا ہے، پھر اس پر پانی پی لیتے تھے جو ہمارے لئے صبح سے رات تک کافی ہو جاتا تھا، اور ہم اپنی لاٹھیوں سے درخت کے پتے جھاڑتے تھے پھر ان پتوں کو پانی میں بھگو کر کھا لیتے تھے، (چنانچہ) ہم ساحل سمند پر چلے جا رہے تھے کہ ایک بڑے ٹیلے کی مانند کوئی چیز ہمیں دکھائی دی، جب ہم اس کے قریب پہنچے تو پتہ چلا کہ یہ ایک جانور ہے

---

[1] ابو داود (۳/۳۵۴)، الاطعمة، باب فی أکل لحم الحباری، والترمذی (۴/۲۷۲)۲

[2] رواہ البیھقی (۳۲۱۸).

[3] رواہ ابو داود (۳/۳۵۷) والترمذی (۴/۲۵۸) دیکھئے عون المعبود (۱۰/۲۸۸)

جس کو عنبر کہا جاتا ہے، ابو عبیدہؓ کہنے لگے: یہ مردار ہے، ہمارے لئے اس کا کھانا حلال نہیں ہے، پھر فرمانے لگے: نہیں! بلکہ ہم رسول کریم علیہ السلام کے قاصد ہیں اور خدا کی راہ میں ہیں، اور پھر تم لوگ بیتابی کی حالت کو بھی پہنچ چکے ہو اس لئے تم کھالو، ہم لوگ وہاں ایک ماہ تک ٹھہرے رہے (یعنی کھاتے رہے) اور ہم تین سو افراد تھے، یہاں تک کہ ہم موٹے تازے ہو گئے، پھر جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہم نے یہ بات حضور سے ذکر کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ ایک رزق تھا جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے ظاہر فرمایا، کیا تمہارے پاس اس کے گوشت کا کچھ حصہ موجود ہے تا کہ ہمیں بھی اس میں سے کھلاؤ؟ چنانچہ ہم نے اس کا ایک حصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھایا''[1]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دو قسم کے کھانوں کو جمع کرنا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک وقت میں دو قسم کے کھانوں کو جمع کیا ہے اور تناول فرمایا ہے:

تر کھجور کے ساتھ ککڑی کھانا:

حضرت عبداللہ بن جعفرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تر کھجور کے ساتھ ککڑی کو ملا کر کھاتے تھے''[2]

تر کھجور کے ساتھ تربوز کھانا:

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تر کھجور کے ساتھ تربوز

---

[1] رواہ النسائی، الصید، باب میتة البحر (۲۰۸/۷)، و ابو داود (۳۶۴/۳) و احمد (۳۱۲/۳) والبیھقی (۲۵۱/۹).

[2] سنن ابی داود (۳۶۳/۳) و رواہ الترمذی فی الشمائل ص ۱۳۳، صحیح ابن ماجه (۲۳۳/۲).

کھاتے تھے اور فرماتے تھے کہ ہم اس کی گرمی کو اس کی سردی سے اور اس کی سردی کو اس کی گرمی سے توڑتے ہیں''۔[۱]

مکھن اور کھجور ملا کر کھانا:

بسر سلمی کے دو بیٹوں سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے تو ہم نے مکھن اور کھجور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکھن اور کھجور پسند فرماتے تھے''۔[۲]

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پینے کا انداز

رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم تین سانسوں میں پانی پیتے تھے اور سانس، برتن سے باہر لیتے تھے: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پانی پیتے تو برتن میں تین بار سانس لیتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ یہ طریقہ زیادہ خوشگوار بھی ہے اور زیادہ سیراب کرنے والا بھی ہے''۔[۳]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کبھی کھڑے ہو کر اور کبھی بیٹھ کر پانی پینا

حضرت عمرو بن شعیب اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر دونوں حالتوں میں پانی پیتے دیکھا ہے''۔[۴]

۱۔ سنن ابی داود (۳/۳۶۳).

۲۔ ایضاً و رواہ ابن ماجه رقم (۳۳۳۴)، صحیح ابن ماجه (۲/۲۳۵).

۳۔ رواہ مسلم (۱۲۲/۱۲۳ ۲۰۲۸) و ابوداود (۱۰/۱۹۳) والترمذی (۳/۳۰۲) و ابن حبان (۷/۳۶۱) والحاکم (۴/۱۳۸).

۴۔ رواہ الترمذی (۴/۳۰۱).

یہاں روایات میں بظاہر تعارض ہے، بعض احادیث میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پانی وغیرہ پینے سے منع فرمایا فتح الباری میں حافظ ابن حجرؒ نے اس بارے میں علماء کی آراء کا خلاصہ ذکر کیا ہے۔

آپ ﷺ کا مشکیزے سے پانی پینا

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام سلیمؓ کے ہاں تشریف لے گئے، وہاں ایک مشکیزہ لٹکا ہوا تھا، آپ ﷺ نے کھڑے کھڑے اس مشکیزے کے منہ سے پانی پیا، پھر ام سلیمؓ، مشکیزے کے سرے کو کاٹنے کے لئے کھڑی ہوئیں اور اس کا منہ کاٹ لیا"۔[1]

اسی طرح ایک اور روایت بھی حضرت کبشہ بنتِ ثابتؓ سے منقول ہے۔ جس میں یہ اضافہ ہے: "(وہ فرماتی ہیں کہ) پھر میں اس مشکیزے کے منہ کو کاٹنے کے لئے اٹھی اور اس کو کاٹ لیا، تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ مبارک کے مقام کی برکت حاصل کروں"۔[2]

(الف) ترجیح: جواز والی احادیث نہی والی احادیث سے زیادہ مضبوط ہیں۔ یہ طریقہ ابوبکر الاثرم کا بیان کردہ ہے (ب) نسخ: احادیث نہی، احادیث جواز کی وجہ سے منسوخ ہیں، یہ ابن شاہین کا مذھب ہے (الناسخ والمنسوخ) (ج) تطبیق: بایں صورت کہ احادیث نہی کراہت پر محمول ہیں، اور کھڑے ہوکر پینے کی احادیث جواز پر محمول ہیں......" اور یہ حافظ ابن حجرؒ کا مختار مذہب ہے اور آپ نے اس کو ترجیح دی ہے، ابن بطال، عراقی اور طبرانی وغیرہ اسی کے قائل ہیں۔ امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ اس طرح کی احادیث بعض علماء پر مشکل ہو گئیں...... حالانکہ ان احادیث میں نہ کوئی اشکال ہے اور نہ ضعف، بلکہ درست یہ ہے کہ ان احادیث میں ممانعت، تنزیہ پر محمول ہے اور کھڑے ہوکر پینے کا ذکر بیان جواز کے لئے ہے"۔ دیکھئے، فتح الباری (۱۰/۸۶، ۸۷) شرح مسلم (۱۴/۲۰۶)، معالم السنن (۴/۲۷۵)، شرح السنة للبغوی (۱۱/۳۸۳)، الساری فی شرح البخاری (۸/۳۲۹).

[1] رواہ احمد (۳/۱۱۹)، والدارمی، الاشربة (۲/۱۲۰) والبغوی فی "شرح السنة" (۱۱/۳۷۹).

[2] رواہ الترمذی (۴/۳۰۶)، و ابن ماجه (۲/۱۱۳۲ ض، و ابن حبان (۷/۳۵۸، الاحسان) والبغوی (۱۱/۳۷۸) یہاں بھی بظاہر روایات میں تعارض ہے، کیونکہ بخاری کی حدیث ابن عباسؓ سے معلوم ہوتا ہے کہ برتن کے منہ سے پینا ممنوع ہے، اس بارے میں خطابی کہتے ہیں کہ ہوسکتا ہے کہ ممانعت اس صورت میں ہو جبکہ بڑے مشکیزے سے پیا جائے، چھوٹی مشکوں اور برتنوں سے ممنوع نہ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ٹھنڈا اور میٹھا مشروب پسند فرمانا

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ٹھنڈا میٹھا مشروب پسند فرمایا کرتے تھے، بلکہ اس کی فضیلت بھی بیان فرمایا کرتے تھے:

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھنڈا اور میٹھا مشروب سب سے زیادہ پسند تھا''۔[۱]

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا میٹھا پانی نوش فرمانا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، شیریں اور عمدہ پانی نوش فرماتے تھے اور اس کی فرمائش کرتے تھے: حضرت انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہؓ کے مدینہ منورہ میں کھجور کے درخت تمام انصار میں سے سب سے زیادہ تھے، اور ان کو اپنے مال میں سب سے زیادہ محبوب بیرحاء (کنواں) تھا، اور وہ مسجد کے سامنے تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لے جاتے تھے اور اس کا عمدہ پانی نوش فرماتے تھے''۔[۲]

جب ایسا عمدہ اور شیریں پانی قریب میں موجود نہ ہوتا تو آبادی سے باہر دوسرے گھروں میں حضور ﷺ کے لئے پانی تلاش کیا جاتا تھا، چنانچہ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سیرابی والے گھروں سے شیریں پانی تلاش کیا جاتا تھا''۔[۳]

ہو، بعض کہتے ہیں کہ ممانعت اس لئے ہے تاکہ برتن کا منہ کشادہ ہونے کی وجہ سے پانی اس پر گر نہ جائے، قالہ عکرمۃ جبکہ بعض علماء نے اس ممانعت کو اس مشک وغیرہ کے منہ پر محمول کیا ہے کہ ہوسکتا ہے کہ اس پر بدبو موجود ہو یا کسی کی تھوک وغیرہ لگی ہو وغیرہ۔ اس کی دلیل مستدرک حاکم میں روایت عائشہ ہے کہ مشک کے منہ سے پینے کی ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ اس سے مشک کے دھانہ میں بدبو پیدا ہو جاتی ہے۔ دیکھئے شرح السنۃ (۳۷۸/۱۱)، تحفۃ الاحوذی (۱۳/۶)،

[۱] رواہ الترمذی (۲۰۷/۴) والحاکم فی المستدرک: ۱۳۷/۴)

[۲] رواہ البخاری، الاشربۃ. باب استعذاب الماء، فتح الباری (۷۶/۱۰، ۷۷)

[۳] رواہ ابوداود (۳۴۰/۳)، والحاکم فی المستدرک (۱۳۷/۴)، و ابن حبان فی

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ٹھنڈا پانی نوش فرمانا

آپ ﷺ کو ٹھنڈا پانی پسند تھا اور سب سے عمدہ پانی وہ ہوتا تھا جو کسی مشکیزے وغیرہ میں رات کا رکھا ہوا ہوتا، حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری آدمی کے پاس تشریف لے گئے، وہ اپنی زمین میں پانی لگا رہا تھا، رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اس سے پوچھا: اگر تیرے پاس ایسا پانی ہو جو کسی مشکیزے میں رات کا رکھا ہوا ہو تو ہمیں پلاؤ، اس نے کہا: میرے پاس ایسا پانی ہے جو ایک مشکیزے میں رات کا رکھا ہوا ہے، پھر وہ چلا اور ہم بھی ایک باڑے کی طرف چل دیئے، پھر اس نے حضور ﷺ کے لئے بکری کا دودھ نکال کر اس میں پانی ملایا اور پھر آپ ﷺ نے پیا''۔[1]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو سے بچا ہوا پانی پینا

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وضو کا بچا ہوا پانی پی لیتے تھے۔ چنانچہ حضرت نزال بن سَبرہؓ فرماتے ہیں: ''ہم نے حضرت علیؓ کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی، اس کے بعد انہوں نے ایک برتن منگوایا جس میں کوئی مشروب تھا، آپؓ نے اس برتن کو لے کر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور پھر اپنے چہرے، بازو، سر اور قدموں کا مسح کیا، پھر بچے ہوئے پانی کو کھڑے ہو کر پیا، پھر فرمایا: ''کچھ لوگ کھڑے ہو کر پینے کو ناپسند کرتے ہیں، حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی عمل کیا تھا جیسا میں نے کیا ہے''۔[2]

صحیحہ (۷/۳۶۱)، ابن بطالؒ کہتے ہیں کہ شیریں پانی طلب کرنا، زہد کے خلاف نہیں ہے اور نہ ہی عیش پرستی میں داخل ہے، البتہ مشک وغیرہ کے ذریعہ پانی کو خوشبودار بنانا، اس کو امام مالکؒ، اسراف کی وجہ سے ناپسند کرتے تھے، لیکن میٹھا پانی پینا اور اس کی طلب مباح ہے، نیک لوگ اس کو پیتے ہیں، فتح الباری (۱۰/۷۷)

[1] رواہ ابن ماجہ (۲/۱۱۳۵) الاشربۃ. ابوداود (۱۰/۱۹۱) و ابن حبان فی صحیحہ (۷/۳۵۷).

[2] رواہ البخاری (۱۰/۸۳)، ابوداود (۳/۳۳۶)، و احمد فی مسندہ (۱/۱۰۲)، و ابن حبان (۷/۳۶۰) والبیھقی فی السنن الکبری (۱/۷۵).

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا آبِ زمزم پینا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آب زمزم نوش بھی فرماتے تھے اور اس کو پسند بھی فرماتے تھے، حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: "میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آب زمزم پلایا تو آپ ﷺ نے اسے کھڑے کھڑے نوش کیا"۔[1]

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آب زمزم کا بھرا ایک ڈول منگوایا اور اس میں سے پیا"۔[2]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آب زمزم نوش کرنے کی ترغیب دیا کرتے تھے کیونکہ اس کے بے شمار دینی و دنیوی فوائد ہیں، جیسا کہ فرمایا: آب زمزم پینے کے فائدے ہیں"۔[3]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دودھ پینا

آپ ﷺ دودھ پیتے بھی تھے اور اس کے عظیم فوائد کی بناء پر اس کی تعریف بھی بیان کرتے تھے، کیوں کہ کھانے پینے کی کوئی چیز اس کے برابر نہیں ہوسکتی۔ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ میں اور خالد بن الولیدؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت میمونہؓ کے ہاں حاضر ہوئے تو انہوں نے دودھ کا ایک برتن ہمارے سامنے پیش کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے کچھ پیا، میں حضور ﷺ کی دائیں جانب بیٹھا تھا اور خالدؓ آپ ﷺ کے بائیں جانب بیٹھے تھے، چنانچہ حضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا: "پینے کا حق تو تمہارا ہے، لیکن اگر تم چاہو تو اپنے اوپر خالدؓ کو ترجیح دو، پھر

---

[1] رواہ مسلم رقم (۲۰۲۷) والترمذی (۳۰۱/۴) ابن ماجه (۱۱۳۲/۲) و ابن حبان (۷/۳۵۸)، و احمد فی مسندہ (۱۸۳۸/۳)

[2] رواہ احمد فی "زوائد المسند" (۷۶/۱).

[3] رواہ ابن ماجه (۱۰۱۸/۲) و الحاکم فی المستدرک (۴۷۳/۱)، والبیهقی (۱۴۸/۵).

فرمایا: دودھ کے سوا اور کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو کھانے اور پینے کی جگہ میں کفایت کرتی ہو"[1]

کوئی چیز دینے میں دائیں جانب کا لحاظ رکھنا مستحب ہے

حضرت انسؓ فرماتے ہیں: "دودھ کا ایک پیالہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا جس میں کچھ پانی بھی ملایا گیا تھا، چنانچہ آپ ﷺ نے پیا، آپ ﷺ کی بائیں جانب حضرت ابوبکر صدیقؓ تھے اور دائیں طرف کوئی دیہاتی شخص تھا، پس آپ ﷺ نے اپنا بچا ہوا (دودھ) اس دیہاتی کو دیا اور فرمایا: "پہلے دائیں جانب والا حق دار ہے پھر اس کے ساتھ والا"[2]

مختلف مواقع پر آپ ﷺ کا دودھ نوش فرمانا

یہ بات ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف اوقات اور مختلف موقعوں پر دودھ پیا ہے،

عرفہ کے دن:

حضرت ام الفضلؓ فرماتی ہیں کہ عرفہ کے دن لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے کے بارے میں شک ہوا تو میں نے آنحضرت ﷺ کی طرف دودھ کا ایک بھرا ایک برتن بھیجا تو آپ ﷺ نے اسے پیا"[3]

---

[1] رواہ ابن ماجہ الاشربۃ (۲/۱۱۳۳) والترمذی فی الشمائل، وترمذی فی السنن رقم (٣٤٥١)

[2] رواہ البخاری (فتح ۱۰/۷۷) و مسلم، الاشربۃ، باب استحباب ادارۃ الماء واللبن رقم (۲۰۲۹) و ابوداود. (۳۳۸/۳) والترمذی (۳۰۶/۴)

[3] رواہ البخاری (فتح الباری) (۱۰/۷۲).

ہجرت کے وقت:

حضرت براءؓ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا: ''جب ہم مکہ سے مدینہ کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے تو ہمارا ایک چرواہے کے پاس سے گزر ہوا، رسول کریم علیہ السلام کو پیاس لگی ہوئی تھی، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے تھوڑا سا دودھ دوہا گیا، میں وہ دودھ لے کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اتنا پیا کہ میں خوش ہو گیا''۔[1]

معراج کی رات:

حضرت ابوھریرہؓ فرماتے ہیں: ''معراج کی رات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایلیاء مقام میں شراب اور دودھ کے دو پیالے پیش کیے گئے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی طرف دیکھ کر دودھ والے پیالہ کو لے لیا تو حضرت جبرئیلؑ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا: اللہ کا شکر ہے جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فطرت کی ہدایت بخشی' اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شراب کو لے لیتے تو آپ کی امت بھٹک جاتی''۔[2]

دودھ پینے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلی کرنا

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا پھر کلی فرمائی اور فرمایا: ''دودھ میں چکناہٹ ہوتی ہے''۔[3]

دودھ پینے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دعا پڑھنا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھانے پینے کے بعد اللہ تعالیٰ کا شکر بھی ادا فرماتے

---

[1] رواہ البخاری (۱۰/۷۲۔ فتح) و مسلم، الاشربۃ، باب جواز شرب اللبن (۱۹۰/۱۳)۔ نووی علی مسلم۔

[2] یہ مسلم کے الفاظ ہیں (۲۰۰۹/۹۲)۔ نووی ۱۹۲/۱۳)۔ یہ روایت بخاری میں طویل مذکور ہے۔(۷۳/۱۰، ۵۶۱۰)

[3] رواہ البخاری (۱۰/۷۳، ۵۶۰۹)۔

تھے اور دعا بھی پڑھتے تھے اور دودھ پینے پر ایک خاص دعا پڑھتے تھے۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں حضرت میمونہؓ کے گھر میں تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ پیش کیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا، پھر فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھالے تو یہ دعا پڑھے۔

﴿اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَاَطْعِمْنَا خَیْرًا مِّنْہُ﴾

اور جب دودھ پیئے تو یہ پڑھے:

﴿اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَزِدْنَا مِنْہُ﴾

اور دودھ کے سوا کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو کھانے پینے کی چیزوں کی طرف سے کفایت کرتی ہو۔[1]

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شہد پینا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم شہد پیتے بھی تھے اور اسے پسند بھی فرماتے تھے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر میٹھی چیز کو پسند فرماتے تھے: حضرت عبید بن عمیرؒ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہؓ سے سنا وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زینب بنت جحشؓ کے ہاں ٹھہرتے تھے اور ان کے پاس شہد پیتے تھے''۔[2]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا میٹھی چیز اور شہد کو پسند فرمانا

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میٹھی چیز اور شہد پسند فرماتے تھے''۔[3]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بھگوئی ہوئی کھجوروں کا شربت پینا

مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم شادی وغیرہ کے موقع پر بھگوئی ہوئی خشک کھجوروں کا

---

[1] رواہ ابو داود (۱۰/۱۹۶، ۱۹۷. عون المعبود، باب مایقول اذا شرب اللبن).

[2] رواہ ابو داود فی سننہ (۳/۳۳۵، رقم ۳۷۱۴).

[3] رواہ ابو داود فی سننہ (۳/۳۳۵، رقم ۳۷۱۵).

شربت بھی نوش فرماتے تھے:

حضرت سہل بن سعدؓ فرماتے ہیں: ''حضرت ابو اسید الساعدیؓ نے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی شادی پر بلایا، ان کی بیوی ان دنوں لوگوں کی خدمت گزار تھیں اور وہ دلہن تھی، حضرت سہلؓ فرماتے ہیں: ''کیا تم جانتے ہو کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا چیز پلائی؟ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے رات کو ہی کچھ کھجوریں بھگو دی تھیں چنانچہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (کھانا) کھالیا تو میں نے وہ شربت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پلایا''[1]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کشمش کا مشروب پینا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کشمش کا شربت پیتے تھے قبل اس کے کہ اس کا ذائقہ بدل جائے یا نشہ کی حد تک پہنچے اور اس شرط پر کہ اس کو پانی میں بھگوئے ہوئے زیادہ طویل وقت نہ گزرا ہو۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تشریف لے گئے پھر واپس تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابؓ میں سے چند لوگوں نے حنتم نقیر اور دُباء (زمانہ جاہلیت میں استعمال ہونے والے برتن) میں نبیذ بنائی ہوئی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو گرا دینے کا حکم دیا تو وہ گرا دی گئی، پھر ایک مشکیزے کا حکم دیا، چنانچہ اس میں کشمش اور پانی ڈال کر رات کو رکھ دیا گیا، جب صبح ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے کچھ پیا، اس کے بعد سارا دن، آئندہ آنے والی رات اور اگلے دن شام تک رکھی رہی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا اور پلایا، پھر جب صبح ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے باقی بچی ہوئی نبیذ کے گرا دینے کا حکم دیا تو وہ گرا دی گئی''[2]

---

[1] رواہ البخاری (۱۰/۹۴، رقم ۵۵۹۷ فتح)، و مسلم (۲۰۰۶/۸۶)، یہ واقعہ نزول حجاب سے پہلے کا ہے، (امام نوویؒ)

[2] رواہ مسلم فی "صحیحہ" رقم (۲۰۰۴/۸۳)، وابن حبان فی صحیحہ "بذل الاحسان" (۳۷۹/۷).

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نبیذ پینا

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نبیذ نوش فرماتے تھے جبکہ اسے زیادہ دیر تک رکھا نہ گیا ہوتا، اس لئے کہ زیادہ دیر تک رکھنے کی وجہ سے وہ نشہ آور ہو کر قابل حرمت (حرام) ہو جاتی ہے۔ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علی ہوسلم کے لئے پیر کی رات کو ایک مشکیزے میں نبیذ بنائی جاتی تھی، جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور منگل کے روز عصر تک پی لیتے تھے اور اگر اس میں سے کچھ بچ جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی خادم کو پلا دیتے یا اس کو گرا دیتے''۔[1]

حضرت ثمامہ بن حزن القشیریؒ فرماتے ہیں کہ میری ملاقات حضرت عائشہؓ سے ہوئی تو میں نے ان سے نبیذ کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے ایک باندی کو بلایا اور فرمایا: ''اس سے پوچھو، کیونکہ یہ باندی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نبیذ تیار کیا کرتی تھی' چنانچہ (پوچھنے پر) اس نے کہا: میں حضور علیہ السلام کے لئے رات کو ایک مشکیزے میں نبیذ بناتی تھی اور اس کا منہ بند کر دیتی تھی، صبح کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس میں سے کچھ پی لیتے تھے''۔[2]

---

[1] امام نوویؒ شرح مسلم میں فرماتے ہیں (ج ۱۳/۱۸۴، ۱۸۵): ''اس حدیث سے نبیذ بنانے کا جواز اور اس کا پینا معلوم ہوتا ہے جب تک کہ اس میں شیرینی ہو اور اس کا ذائقہ متغیر نہ ہوا ہو...... یعنی یہ جواز اس وقت ہے جبکہ اس میں کسی قسم کی تبدیلی ظاہر نہ ہوئی ہو جس سے وہ نشہ کی حد کو پہنچ جائے، لیکن اگر اس میں کوئی تغیر ظاہر ہو جائے جو نشہ کا باعث ہو تو اس کو گرا دے، کیونکہ نشہ آور ہونے کی صورت میں اس کا پینا حرام ہو جاتا ہے، آنحضرت کا نبیذ نوش فرمانا بھی تین دن سے پہلے پہلے تک ہوتا تھا جبکہ اس میں کوئی تغیر یا تغیر کے مبادی میں سے کوئی امر ظاہر نہ ہوتا......'' (اختصاراً) رواه مسلم، الاشربة. باب اباحة النبيذ الذي لم يشتد ولم يصر مسكراً رقم (۲۰۰۴).

[2] رواه مسلم، الاشربة، باب ۹. رقم (۲۰۰۵).

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اس پیالہ سے شہد، نبیذ، پانی اور دودھ سب کچھ پلایا ہے۔"[1]

بحمد اللہ "صفة طعام و شراب النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم" کا پہلا سلیس اردو ترجمہ بتاریخ ۱۸ رجب المرجب ۱۴۲۵ھ/۴، ستمبر 2004ء مکمل ہوا۔

بندہ محتاجِ دعا: خالد محمود (فاضل و مدرس)
جامعہ اشرفیہ لاہور

---

[1] رواہ مسلم. الاشربة. باب ۹. رقم (۲۰۰۸).

﴿ آیات مبارکہ کی فہرست ﴾

آیت کا حصہ	سورت نمبر	آیت نمبر	صفحہ نمبر
﴿يٰـأَيُّهَـا الَّـذِيْنَ آمَـنُـوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَـاتِ مَارَزَقْنَاكُمْ......﴾	البقرة	۱۷۲	۳۱
﴿ يٰأَيُّهَـا الَّـذِيْـنَ آمَـنُـوا لاتَأْكُلُوا أَمْوَالَكم بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ......﴾	النساء	۲۹	۳۰
﴿ يٰأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُود......﴾	المائدة	۱	۳۰
﴿حُـرِّمَـتْ عَـلَـيْـكُـمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ......﴾	المائدة	۳	۳۰،۳۱
﴿إِنَّـمَـا الْـخَـمْـرُ وَالْـمَيْسِـرُ وَالْأَنْصَـابُ وَالْأَزْلَامُ......﴾	المائدة	۹۰	۳۰
﴿قُل لَّا أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا ......﴾	الأنعام	۱۴۵	۲۹
﴿فَمَا لَبِثَ أَن جَاءَ بِعِجْلٍ حَنِيذٍ ......﴾	هود	۶۹	۶۹
﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ ......﴾	الشعراء	۲۱۴	۲۲
﴿لَقَـدْ كَـانَ لَـكُـمْ فِي رَسُولِ اللّٰـه أُسْـوَةٌ حَسَنَةٌ......﴾	الأحزاب	۲۱	۱۲

احادیث مبارکہ کی فہرست

حدیث کا حصہ	تخریج
(حرف الألف)	
((أتي النبي ﷺ بتمر عتيق فجعل يُفَتِّشُه))	أبو داود
((أتي النبي ﷺ بجُبْنَةٍ في تَبُوك))	مسلم وغيره
((أتي النبي ﷺ بقَدَحِ لبنٍ قد شِيبَ بماء))	البخاري وغيره
((أتي النبي ﷺ بِلَحْم فَوَقَعَ إليهِ الذّراع))	البخاري و الترمذي
((أتى النبي ﷺ رجل فكَلَّمَهُ فجعلَ تُرْعَدُ فرائصُهُ))	ابن ماجه و الحاكم
((أثيبُوا أَخَاكم))	أبو داود
((اجتمعُوا علَى طَعَامكم يُبارَك لكُم فِيه))	ابن ماجه
((أَجيبُوا هٰذِه الدَّعوة إذا دُعِيتُم إليهَا))	متفق عليه
((أُحِلَّت لنَا مَيْتَتَان: الحُوت والجَرَاد))	البيهقي
((أَدن العَظْم من فِيك فإنه أَهْنَأ وَأَمْرَأ))	أبو داود وغيره
((إذَا اشْتَرَى أَحَدكُم لحمًا فلْيُكثِر مَرقَه))	الترمذي والحاكم
((إذَا أَكَلَ أَحدكُم طعامًا فلا يمسح حتى......))	البخاري وغيره

((إذَا أَكَلَ أَحَدكُمْ فَلْيَأْكُل بيَمِينِه))	مسلم
((إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُم فَلْيَذْكُر اسم اللّٰه))	الترمذی وأبو دائود
((إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُم فَلْيُلْعِق أَصَابعه))	مسلم
((إِذَا دُعِى أَحَدُكُم إِلَى الوَلِيمَة فَلْيَأْتِها))	متفق عليه
((إذا دُعِى أَحَدُكُم إِلَى وَلِيمَة عُرُسٍ فَلْيَجِبْ))	أحمد وغيره
((إِذَا دُعِى أَحَدُكُم إِلَى وَلِيمَة فَلْيَأْتِهَا))	البخارى و مسلم
((إِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةٌ مِن أَحَدِكُم......))	مسلم وغيره
((إِذَا قُرِّبَ إليه طَعَامه يقول: بسم الله))	النَّسَائى
((إِذَا وَقَعَ الذُّبَاب فى شَرَاب أَحَدِكُم......))	البخارى وغيره
((أَذِيبُوا طَعَامكُم بِذِكرِ اللّٰه والصَّلاَة))	الطبرانى
((اصْنَعُوا لآل جَعْفَر طعامًا))	الترمذى
((اصْنَعِى لَنَا طعامًا ممَّا كَان يُعْجِبُ رَسُوْلَ اللّٰه ﷺ))	الترمذى و الطبرانى
((أَطْعِمُوا الجَائِع وعُودُوا المَرِيض))	البخارى وغيره
((أَغْلِق بَابَک واذْكُر اسم اللّٰه))	البخارى
((أَكْرِمُوا الخُبْزَ، وإِنَّ كَرَامَة الخُبْز......))	الحاكم
((أَكَل طَعَامک الأَبْرَار))	أحمد و ابن ماجه وغيرهما
((أَكَلْتُ مَعَ رَسُول اللّٰهِ ﷺ لَحْم الحُبَارى))	أبو داود

((أَكَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ طعَامًا فِي الْمَسْجِدِ))	ابن ماجه و أحمد
((أَلْقُوهَا وما حَوْلَهَا فاطْرَحُوه، وَكُلُوا سَمْنَكُمْ))	البخاري
((أَنْفَجْنَا أَرْنَبًا بمر الظهران))	البخاري و مسلم
((إِنَّ آخر طَعَامًا أَكَلَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ))	أبو داود وغيره
((إِنَّ أَطْيَبَ اللَّحْمِ لَحْمُ الظَّهْرِ))	ابن ماجه
((إِنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا))	النسائي
((إِنَّ خياطاً دَعَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لِطَعَامٍ))	البخاري وغيره
((أَنَّ رَجُلاً أَكَلَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِشِمَال، فَقَالَ له: كُلْ بيمينك))	أحمد
انَّ رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم دعا بسجلٍ من ماءٍ زمزم فشرب منه	احمد وغيره
((أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يجعل يمينه لِطَعَامِه))	الحاكم
((أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَمْكُثُ عندَ زَيْنَب بنت جحش))	أبو داود
((إِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُر، أَحَدَكُم عندَ كُلِّ شَيْءٍ))	مسلم
((إِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ لَايُذْكَرُ اسْمُ اللّٰهِ تَعَالَى عليه))	مسلم
((إِنَّ لِلْقَلْبِ فَرْحَةً عِندَ أَكْلِ اللَّحْمِ))	البيهقي (ضعيف)
((إِنَّكُمْ لاتَدْرُونَ فِي أَيِّه البَرَكَة))	مسلم
((إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّات))	البخاري

((إِنَّمَا أَنَا عَبد آكُل كما يأكُل العَبد))	ابو دائود و النسائی
((إِنَّ المسلم يَشْرَب في مَعِي واحد))	مسلم وغيره
((أَنَّ مَلِكَ الهِند أَهْدَى إِلَى رَسُوْلِ اللّٰه ﷺ هَدَايَا))	الحاكم (وضعفه الذهبی)
((أَنَّ النَّبِي ﷺ أُتِي ليلة أُسْرِي به بإيلياء))	مسلم
((أَنَّ النَّبِي ﷺ أَخَذَ حصيَّات في يَدِه فَسَبَّحْنَ))	ابن عساكر
((أَنَّ النَّبِي ﷺ دَخلَ علَى أُمّ سليم))	أحمد وغيره
((أَنَّ النَّبِي ﷺ سَأَلَ أَهلهُ الأُدُم))	مسلم
((أَنَّ النَّبِي ﷺ كَانَ يأْكُل القِثَّاءُ بالرُّطب))	ابو داود
((أَنَّ النَّبِي ﷺ كَانَ يَلعقُ أَصَابعهُ ثلاثًا))	الإتحافات الربانيَّة
((أَنَّهُ ﷺ كانَ إِذَا أُتِيَ بطعام......))	ابن ماجه
((أَوْلَمَ علَى بعض نِسَائِه بِمُدَّين من شعير))	البخاری و مسلم
((أَوْلَمَ عَلَى صَفِيَّة بِسَوِيقٍ وَتَمرٍ))	أبو داود
((أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاة))	البخاری وغيره
(حرف الباء)	
((بَرَكَة الطعام الوُضُوء قَبْلَهُ......))	الترمذی وغيره
((بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَمَّرَ علينا))	أحمد والنَّسائی
((بَعَثَنِي النَّبِيُّ ﷺ فَرَجَعتُ إِليه فَوَجَدتُه يَأْكُل......))	أبو داود وغيره
((بِئْسَ الطَّعَام طعام الوَلِيمَة يُدْعَى إِليها الأَغْنِيَاء))	مسلم

(حرف الجیم)	
((جَعلَ وَلِیمَتهَا التَّمر والسَّمن والإقط))	البخاری و مسلم
(حرف الخاء)	
((خَرَجَ رَسُول الله ﷺ المربد......))	الحاکم
((خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فی سَفَرٍ ثُمَّ رَجَعَ))	مسلم
((خَرَجَ رَسُولُ الله ﷺ وَأَنَا معهُ فَدَخَل))	أبوداود والترمذی
(حرف الدّال)	
((دَخَلتُ علی النَّبی ﷺ فَرَأَیتُ عنده دُبَّاء))	النَّسائی وغیره
((دَخَلتُ مَعَ رَسُول الله ﷺ أَنَا و خالد ابن الولید))	ابن ماجه وغیره
((دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَی رَجُلٍ مِنَ الأَنصَار))	ابن ماجه وغیره
((دَخَلَ عَلَینَا رَسُول اللّٰهِ ﷺ فَقَدَّمْنَا زبدًا وَتَمرًا))	أبوداود و ابن ماجه
((دَخَلَ عَلیَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَمَعهُ علیٌّ. رضی الله عنه))	أبوداود والترمذی
((دَعَا أَبُو أُسَید السَّاعِدِی رَسُول اللّٰه ﷺ فی عُرْسِه))	البخاری
(حرف الذّال)	
((ذَهَبتُ مَعَ جَدِّی فی وَلِیمَة))	الحاکم
(حرف الرّاء)	
رَأَیتُ رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یأکل القِثَّاءَ بالرُّطب	

((رَأَيتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَشربُ قائمًا وقَاعِدًا))	الترمذی
((رَأَيتُ النَّبِی ﷺ أَخَذَ كِسْرَةً مِن خبز))	أبوداود
(حرف السّين)	
((سَقَيتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِقَدحِی هَذَا الشَّرَابَ كُله))	مسلم
((سَقَيتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مِنْ مَاء زَمْزَم))	مسلم وغيره
((سَلْ هذِهِ، فَإِنَّها كَانَتْ تَنبذُ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ))	مسلم
((سَيِّد طَعَام أَهْل الدُّنيا وَأَهْلِ الجَنَّة اللَّحم))	ابن ماجه
(حرف الشّين)	
((شَرُّ الطَّعَام الوَلِيمَة، يُدْعَى إِليهَا الأَغْنِيَاء))	مسلم وغيره
((شَرُّ طَعَام الوَلِيْمَة، يُدْعَى إِليهَا الأَغْنِيَاء))	متفق عليه
((شَرِبَ رَسُل اللّٰهِ ﷺ لَبَنًا فَتَمَضْمَض))	البخاری
((شَكَّ النَّاس فِی صِيَام رَسُول اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ عَرَفَة))	البخاری
(حرف الصَّاد)	
((صَلَّيْنَا مَعَ عَلِيّ الظُّهر فَدَعا بِإِنَاءٍ فيه شَرَابٌ))	البخاری وغيره
(حرف العَين)	
((عَقَّ رَسُول اللّٰهِ ﷺ عَن الحَسَن وَالْحُسَين))	الحاكم و صححه
((عن الغُلاَم شَاتان))	النَّسائی وغيره
(حرف الغَين)	

((غَزَوْتُ مَعَ رَسُول اللّٰهِ ﷺ ست غَزَوَات))	الترمذی وأبوداود
(حرف الفَاء)	
((فَلْيَجب عُرُسًا، أَوغير عُرُسٍ))	أبوداود
((في أحَد جِنَاحي الذُّبَاب سُمٌّ وفي الآخر شِفَاء))	أبوداود وغيره
((في الكَفَّارَات والدرجات: إطْعَام الطَّعَام))	الطبرانی
(حرف القَاف)	
((قَالَ لي رَسُول اللّٰهِ ﷺ: يَاغُلَام، سَمِّ اللّٰه))	متفق عليه
((قُمْتُ إلَى فِيْهَا فَقَطَعْتُهُ))	الترمذی وغيره
(حرف الكاف)	
((كَانَ ابْنُ الزُّبير يَرْزُقنا التَّمر))	مسلم
((كَانَ أَبُو طَلْحَة أكثر الأنصار بالمدينة مالاً))	البخاری
((كَانَ أَحَبُّ الشَّرَاب إلَى رَسُول اللّٰه الحُلو البَارد))	الترمذی وغيره
((كَانَت للنَّبِي ﷺ قَصْعَة يُقَال لَهَا: الغَرَّاء))	أبو الشيخ الأصبهانی
((كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أتي بطَعام أَكَلَ مِنْهُ))	البخاری و مسلم
((كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رُبَّمَا جَثَا لِلأَكْل عَلَى رُكْبَتَيهِ))	أبوداود
كان رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم ياكل ثلاث اصابع	مسلم وغيره
((كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَأْكُل البَطِّيخ بالرُّطَبِ))	أبوداود

((كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يبيت اللَّيَالِي الْمُتَتَابِعَة طَاوِيًا))	الترمذی
((كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَتنفَّس فِي الإِنَاء ثَلاثًا))	مسلم
((كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُحِبُّ الحَلْوَاء وَالعَسَل))	البخاری وغیرہ
((كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُسْتَعْذَبُ لَهُ الْمَاء))	أبوداود وغیرہ
((كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَكْرَهُ مِن الشَّاة سَبْعًا))	الطبرانی (ضعیف)
((كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَنتَبِذ في سِقَاء))	مسلم
((كَانَ ﷺ يَأْكُل بِيَمِينِه وَيُحِبُّ التَّيمن))	البخاری
((كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لا يَأْكُل وَحْده))	الخرائطی (ضعیف)
((كَانَ طَعَام رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدُور عَلَى أَصحَابه))	البیهقی
((كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ جفْنَة لَها أَربَع حَلَق))	أخلاق النَّبی ﷺ
((كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ قَصْعَة يُقَالَ لَهَا: الغَرَّاء))	أبوداود وغیرہ
((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا لَعِق أَصَابِعُه الثَّلاث))	مسلم
((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا رَفَعَ مائدَته قالَ:.......))	البخاری
((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ جَالساً وَحْدَهُ فَجِئتُ حتَّى جَلَسْتُ إليه))	البیهقی والبزّار
((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُسَمِّي التَّمر واللَّبن الأَطْيَبان))	الحاکم
((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعجِبُهُ الدُّبَّاء))	النَّسائی والترمذی

((كَانَ يَجُوع مِن غير عوز))	البيهقى (معضل)
((كُلُّ غُلَامٍ رَهِينَة عَقيقته))	الترمذى
((كُلُوْا مِنْ جَوَانبها ، وَدَعُوا ذُرْوَتَهَا))	أبوداود وغيره
((كَمُلَ مِنَ الرِّجَال كثير ولم يَكْمُل من النِّسَاء إلَّا......))	البخارى و مسلم
((كُنْتُ بِذِى المجاز مع ابن أخى يعنى النَّبى ﷺ))	الخطيب و ابن عساكر
((كُنْتُ فى بَيْت مَيْمُونَة فَدَخل رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ))	أبوداود
((كُنْتُ فِى حِجْر رَسُولِ اللّٰه ﷺ وَكَانَتْ يَدِى تَطِيش))	مسلم وغيره
((كُنْتُ مَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إذ أَقْبَلَت فَاطِمَة))	البيهقى
(حرف اللَّام)	
((لَاآكُل مُتَّكِئًا، وَإِنَمَا أنا عبد))	البزار
((لَا آكُل مُتَّكِئًا))	البخارى
((لاتَأْكُل مُتَّكِئًا))	الطبرانى فى الأوسط
((لاتَدَعُوا العشَاء، وَلَوْ بِكَفّ مِنْ تَمْرٍ))	ابن ماجه
((لَاتَقْطَعُوا اللَّحْم بالسِّكِّين))	أبوداود
((لاتُكْرِهُوا مَرْضَاكُمْ عَلَى الطَّعَام وَالشَّرَاب))	الترمذى وغيره

((لا تُكَلِّفُوا للضَّيْف فَتُبْغِضُوه))	مكارم الأخلاق لا بن لال
((لاَخَيْرَ فِيمَن لاَيُضَيِّف))	أحمد وغيره
((لاَضَرَر وَلاَ ضِرَار))	أحمد وغيره
((لاَيَعِيب مأْكُولاً إنْ أَعْجَبَهُ أَكَلَهُ وَإلَّا......))	متفق عليه
((لَمَّا خَرَجنَا مَعَ رَسُولِ اللّهِ ﷺ مِنْ مَكَّة إلَى المَدِيْنَة))	البخارى
((لَمَّا نَزَلَت هذِهِ الآية ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الأَقْرَبِينَ﴾))	الخصائص الكبرى للسيوطى (ومجمع الزوائد)
(حرف الميم)	
((مَاء زَمْزَم لما شُرِب له))	ابن ماجه وغيره
((ماأَشْبَعُ مِن طَعَامٍ فَأَشَاءُ أَنْ أَبْكِي......))	الترمذى
((مَاأَكَلَ رَسُولِ اللّهِ ﷺ على خوان))	البخارى
((مَاأَكَلَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ في خوان))	البخارى
((مابرُّالحج! قالَ: إطْعَام الطَّعَام))	الحاكم والبيهقى
((مَاشَبِع آل مُحَمَّد ﷺ مِن خُبزِ الشعير))	متفق عليه
((مَاكَانَ الذِّرَاع أَحَبُّ اللَّحم إلَى رَسُولِ اللّهِ ﷺ))	الترمذى (غريب)
((مَا كَانَ يَفْضُل عن أَهْل بَيْتِ رَسُولِ اللّهِ ﷺ))	الترمذى وغيره
((مَامَلَأَ آدَمِيّ وِعَاءً شَرًّا من بطنِهِ))	أحمد وغيره

((مَامَلَأَ آدَمِیٌّ وَعَاءً شَرًّا من بطنه))	الترمذی وغیره
((مَنْ أَحَبَّ أَن يُكَثِّرَ اللّٰه خَيْر بَيْتِه فَلْيَتَوَضَّأ))	البزّار
((مَنْ أَطْعَمَهُ اللّٰهُ طَعَامًا فَلْيَقُلْ......))	احمد وغيره
((مَنْ أَكَلَ فِی قَصْعَة فَلَحِسَهَا اسْتَغْفَرَت لَهُ))	الترمذی وغيره(غريب)
((مَنْ دُعِی إِلَی وَلِيمَة فَلْيَأْتِهَا))	تلخيص الحبير
((مَنْ قَالَ حِينَ يُوضَع الطَّعَام: بسم اللّٰه خير الأسماء))	المواهب اللدنية
((مَنْ كَانَ عِندَهُ طَعَام الاثنين فليذهب بثَلاثَة))	البخاری و مسلم
((مَنْ كَانَ يُؤْمِن باللّٰه واليَوْم الآخر))	الترمذی وغيره
((مَنْ لَم يُجِبْ فَقَد عَصَی اللّٰه ورسوله))	مسلم
((مَنْ نَام وفی يَدِهِ غَمَرٌ وَلَمْ يغسله))	ابو داود وغيره
(حرف النُّون)	
((نِعَم الإدَام الخَل))	مسلم
(حرف الواو)	
((واللّٰه الَّذِی لاَإِلٰه إِلاَّهُو إن كنت لأعتمد بكبدی على الأرض من الجوع))	البخاری عن أبی هريرة

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

فضائل وشمائل

امام البغویؒ کی شہرہ آفاق کتاب "شرح السنۃ" سے ماخوذ آنحضرت ﷺ
کے فضائل وشمائل کا حسین مجموعہ

اردو ترجمہ
فضائل النبی ﷺ وشمائلہ

مؤلف
حسین بن مسعود البغویؒ

مترجم
لجنۃ المصنفین لاہور
مولانا خالد محمود صاحب
مولانا محمد انس چترالی صاحب

اریب پبلیکیشنز
1542، پٹودی ہاؤس، دریا گنج، نئی دہلی۔۲

محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم

انسائیکلوپیڈیا

سلسلۂ نسب اور ولادت باسعادت سے لیکر
وصالِ مبارک تک حوالوں کے ساتھ سیرۃ النبیؐ پر
سوالاً جواباً لکھی جانیوالی مکمل مفصل اور ضخیم کتاب

مؤلف
ڈاکٹر ذوالفقار کاظم

اریب پبلیکیشنز
1542، پٹودی ہاؤس، دریا گنج، نئی دہلی۔۲

رحمتِ دو عالم ﷺ
اور
اسلامی اخلاق

تالیف
مولانا مفتی محمد فاروق صاحب مدظلہ العالیہ
(مہتمم جامعہ محمودیہ میرٹھ انڈیا)

اریب پبلیکیشنز
1542، پٹودی ہاؤس، دریا گنج، نئی دہلی۔۲

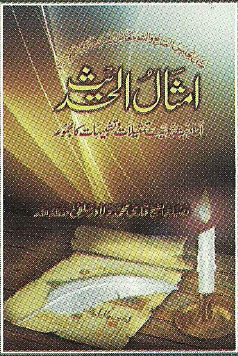

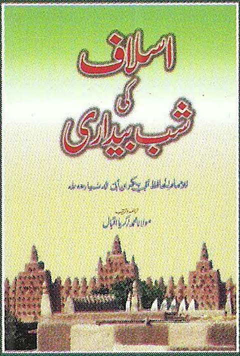

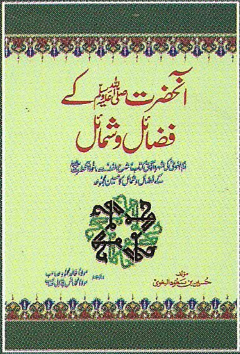

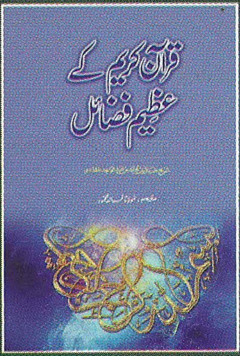

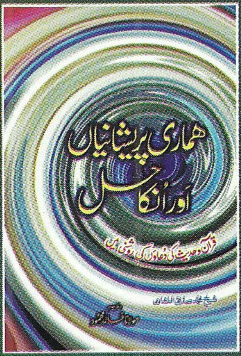

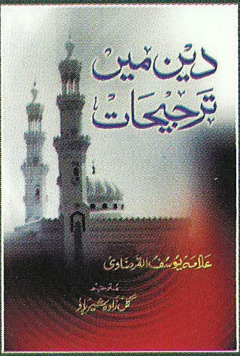

اریب
پبلیکشنز

Rs.50/-

Areeb Publications

1542, Pataudi House, Darya Ganj, New Delhi-2 (India)
Ph : 23282550, e-mail : apd@bol.net.in,info@adambooks.in